نوری محفل
مجموعۂ نعت و منقبت
عُبَیدِ غوث و خواجہ، رضا و کُل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند
موبائل نمبر : ← 7860520899
شائع کردہ
جماعت رضائے مصطفٰے
مرکز اہلسنت بریلی شریف کے مستند اسلامی
میسج اور ایمان افروز تقاریر حاصل کرنے کیلئے
جماعت رضائے مصطفٰے کے واٹس ایپ نمبر کو ہر اسلامی گروپ میں شامل کیجئے۔
WhatsApp
Jamat Razae Mustafa Whatsaap No.: +91-8484846786

مجموعۂ نعت ومنقبت

انتخاب از: حدائق بخشش، سامان بخشش، ذوق نعت
قبالۂ بخشش، سفینۂ بخشش وغیرہ

مرتب: عبدالرحمٰن تابانی برکاتی رضوی

شائع کردہ:
آل انڈیا جماعت رضائے مصطفےٰ
WhatsApp only: (+91) 9922070787
www.mySunni.com
ہیڈ آفس: ۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یوپی

قانونی صفحہ

نام کتاب: نوری محفل
صفحات: ایک سو اٹھائیس (۱۲۸)
ناشر: آل انڈیا جماعت رضائے مصطفےٰ
ایڈیشن نمبر ۷: بموقع عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۴۳۸ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۶ء

ملنے کا پتہ:

البرکات دارالکتب، مالیگاؤں، ضلع ناسک، مہاراشٹر
09552831831
واٹس ایپ نمبر 9922070787 (+91)

ممبئی میں: اقرا بکڈپو ☆ نیو سلور بک ایجنسی ☆ ناز بکڈپو (محمد علی روڈ، ممبئی)

دہلی میں: اسلامک پبلشر (مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی)

جلگاؤں میں: البرکات دارالکتب (چاندنی چوک، ساودہ تعلقہ بھساول)

فہرست

۷۸۶/۹۲

پیش لفظ

انسانی زندگی کا اصل مقصد اپنے رب کو پہچاننا اور اسکی عبادت کرنا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ہم نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اسلئے کہ ہماری عبادت کریں اور رب کریم کو وہی پہچان سکتا ہے جو اسکے محبوب اعظم ﷺ کی شانِ عالی کو جانتا ہو۔ عیسائی، یہودی، مشرکین سالہا سال عبادت کریں مگر عابد و زاہد نہیں ہو سکتے کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ذات و مرتبے کو پہچانے بغیر عبادت کی۔ خدائے قدوس کا کمال مصطفےٰ کے جمال میں نظر آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی رفعت و عظمت کو خود قرآن پاک نے سب سے زیادہ بیان کیا ہے۔ اگر قرآن کریم کو ایمان کی نظر سے دیکھا جائے تو اس میں اول سے آخر تک سرور کائنات ﷺ کی نعت معلوم ہوتی ہے۔ نعتِ پاکِ مصطفےٰ ﷺ کا سلسلہ روزِ اوّل سے جاری ہے اور ہر دور میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی مدح وثنا اور فضائل وشمائل کا بیان اہلِ دل، صاحبانِ محبت اور حاملینِ فکر وبصیرت کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔ اشعار کے ذریعے تعریف و توصیف کو خود تاجدار دو عالم ﷺ نے پسند فرمایا ہے اور نعتِ پاک کہنے پر اپنے صحابہ کی عزت افزائی فرمائی ہے۔

نعتیہ شاعری کیلئے جو قوانین ہیں وہ اتنے سخت ہیں کہ ان کی حدود میں رہ کر شعر کہنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ نعت کہنے کا حقیقی شعور اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے نصیب ہوتا ہے۔ نعت کے تقاضوں کو وہی پورا کر سکتا ہے جس کا دل سرکار مدینہ ﷺ کی سچی محبت میں ڈوبا ہوا ہو۔ جس نے قرآن وحدیث کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا ہو اور وہ بھی اسطرح کہ دل میں محبت کے چراغ جلا کر ہر آیت وحدیث کے معارف سمیٹے ہوں۔ اس کے بغیر جن لوگوں نے

اس راہ میں سفر کرنے کی کوششیں کی ہیں اکثر جگہوں پر ٹھوکریں کھاتے دیکھے گئے ہیں۔

امام عشق و محبت اعلیٰحضرت امام احمد رضا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''حقیقتاً نعت شریف لکھنا بڑا مشکل کام ہے جس کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں صاف راستہ ہے۔ جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔'' (الملفوظ ص ۴۰ جلد ۲) یعنی اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے نعت شریف لکھنے کو اسلئے مشکل بتایا کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو اس درجے میں پہنچ جاتا ہے جو خدا کے لیے خاص ہے۔ اسی طرح اگر مرتبے میں کمی کرتا ہے تو توہینِ نبی کا مجرم قرار پاتا ہے۔ جبکہ حمد یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف اور بڑائی بیان کرنے میں کوئی حد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے اظہار میں جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔

نعت کہنے میں اس بات کی بھی بڑی اہمیت ہے کہ اُسکی بنیاد سچائی پر رکھی گئی ہو۔ نعت پاک میں پیش کی گئی ہر بات حقیقت و صداقت سے تعلق رکھتی ہو۔ بہت سے شاعر اپنے کلام میں جھوٹی باتوں کو شامل کرتے ہیں اور یوں ظاہر کرتے ہیں گویا وہ بہت بڑے عاشق رسول ہیں مثلاً کبھی لکھتے ہیں کہ میں مدینہ کی جدائی میں تڑپ رہا ہوں، سرکار مجھے سینے سے لگالیں، آپ کے دیدار کے بغیر میں مرجاؤں گا جبکہ حقیقت اسکے برخلاف ہوتی ہے اور شاعر محبت رسول کے ایسے مقام پر فائز نہیں ہوتا بلکہ دولتِ دنیا اور شہرت کی طلب میں ہر وقت مشغول اور شریعت کی اتباع سے دور ہوتا ہے۔ ایسے شاعروں کیلئے غیرت مند عاشقِ مجتبیٰ، عبدِ مصطفیٰ، امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کا یہ واقعہ تازیانہ اور درسِ عبرت ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد رضا کی خدمت میں

ایک حافظ صاحب کچھ کلام اصلاح کی غرض سے سنانے کے لئے حاضر ہوئے۔اس میں کچھ اس مضمون کے اشعار بھی تھے کہ یارسول اللہ! میں آپ کی محبت میں دن رات تڑپتا رہتا ہوں۔ کھانا پینا، سونا سب بند ہوگیا ہے۔کسی وقت مدینہ طیبہ کی یاد دل سے الگ نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ اعلیحضرت نے سن کر فرمایا حافظ صاحب جو کچھ آپ نے لکھا ہے اگر یہ حقیقت ہے تو اس میں شک نہیں کہ آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کی محبت میں آپ فنا ہوچکے ہیں اور اگر صرف شاعرانہ مبالغہ ہے تو خیال فرمایئے کہ جھوٹ اور کون سی سرکار میں؟ جنھیں دلوں کے ارادوں مخطروں، قلوب کی خواہشوں اور نیتوں پر اطلاع ہے۔جن سے اللہ تعالیٰ نے ماکان و مایکون کا کوئی ذرہ نہیں چھپایا۔اس کے بعد اعلیحضرت نے اس قسم کے اشعار کو کٹوا دیا۔

نعتیہ شاعری کے میدان میں بڑے بڑے قدآور اور مشہور شاعروں نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔اس کے لیے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) الطاف حسین حالی کو نعت کے محققین و ناقدین نے عصر جدید کا پہلا اہم نعت گو شاعر بتایا ہے۔انکی لکھی ہوئی مناجات ''مسدسِ حالی'':

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقت دعا ہے امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

کے سبب ان کی بڑی تعریف کی گئی ہے۔اسی مناجات کا یہ شعر دیکھیے:

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی کہ بندہ بھی ہوں اسکا اور ایلچی بھی

یہاں پر حالی نے سرکارِ دوعالم ﷺ کو ایلچی کہہ کر سخت بے ادبی کا مظاہرہ کیا ہے۔(معاذ اللہ)

(۲) حضرت محسن کاکوروی نے ''سراپائے محبت'' لکھا۔جسے خوب شہرت حاصل ہوئی۔اس کا آخری شعر ملاحظہ فرمائیں؛

مفت حاصل ہے مگر اسکی یہ تدبیر نہیں کھوٹے داموں بکے یوسف کی یہ تصویر نہیں

فن کے اعتبار سے یہ شعر آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے لیکن شرعی نقطۂ نگاہ سے دیکھیے تو دوسرے مصرعے میں ایک بلند رتبہ نبی حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین کا پہلو صاف نظر آرہا ہے۔ حضرت محسن کاکوروی تمنا کرتے ہیں کہ کاش! میرے لکھے ہوئے اس ''سراپائے مبارک'' کو حشر کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں جنت کی حوریں اور محلات عطا فرمائے تو میں یوں عرض کروں کہ اے پروردگار! یہ مفت پیش کرسکتا ہوں لیکن حوریں اور محلات اسکا بدل نہیں کیونکہ یہ یوسف علیہ السلام کی تصویر نہیں کہ کھوٹے داموں بیچ دی جائے (معاذ اللہ)۔

(۳) مشہور شاعر جناب اطہر ہاپوری نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی خدمت میں ایک نعت بھیجی جس کا مطلع یعنی پہلا شعر یہ تھا:

کب ہیں درخت حضرت والا کیسامنے ۔۔۔ مجنوں کھڑے ہیں خیمۂ لیلیٰ کیسامنے

اعلیٰ حضرت قبلہ نے برہم ہوکر فرمایا کہ دوسرا مصرعہ مقام رسالت کے شایان نہیں۔ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلیٰ سے اور گنبدِ خضرا کو خیمۂ لیلیٰ سے تشبیہ دینا سخت بے ادبی ہے۔ اور فوراً اسکی اصلاح اسطرح فرمادی:

کب ہیں درخت حضرت والا کیسامنے ۔۔۔ قدسی کھڑے ہیں عرش معلیٰ کیسامنے

(۴) مشہور صحافی اور شاعر مولوی ظفر علی خاں کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

ارسطو کی حکمت ہے یثرب کی لونڈی ۔۔۔ فلاطون طفلِ دبستانِ احمد

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے۔ یثرب کے معنی ہیں 'بیماریوں کا گھر' حدیث شریف میں ممانعت کے باوجود مولوی ظفر علی خاں صاحب نے اس لفظ کو اپنی نعتوں اور نظموں میں بکثرت استعمال کیا ہے۔

(۷) پاکستان کے مشہور نعت گو شاعر جناب اعظم چشتی صاحب، جنکے نعتیہ کلام ملکِ پاکستان کے مشہور اخبارات اور میگزین میں شائع ہوتے رہتے ہیں اور ریڈیو پاکستان سے بھی اکثر نشر کیے جاتے ہیں۔ موصوف کا ایک شعر ملاحظہ ہو؛

آگئی سامنے آنکھوں کے اللہ کی صورت — آئے سرکار جو اللہ کی برہان بن کر

شعر کا مطلب یہ ہوا کہ رسول کریم ﷺ خدائے تعالیٰ کی ایسی روشن دلیل بن کر تشریف لائے کہ خدا کی صورت ہی سامنے آگئی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ شکل وصورت سے پاک ہے۔ یہ شعر بھی ملاحظہ فرمائیں؛

خالقِ عرش، سرِ عرش بصد رعنائی — جلوہ فرما ہے بہ اندازِ دگر آجکی رات

شعر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت معراج کی رات میں خوب بن سنور کر اور بڑی سج دھج کے ساتھ ایک الگ ہی انداز میں جلوہ فرما ہے۔ یہاں لفظ رعنائی اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کیا گیا ہے حالانکہ علمائے کرام نے رسولِ خدا کے لیے بھی اس لفظ کا استعمال منع فرمایا ہے۔

ان سب مثالوں کو پیش کر کے یہ سمجھانا مقصد تھا کہ نعت کہنا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں۔ نعت کہنے کیلئے صرف زبان وبیان کی مہارت کافی نہیں بلکہ اسکے لئے علمِ دین اور شرعی آداب سے بھرپور آگہی کے ساتھ ساتھ خود کو سرکار دوعالم ﷺ کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنا بھی ضروری ہے۔ اور ان سب پر مستزاد کہ وجود کا ذرہ ذرہ عشق مصطفوی کی خوشبو سے رچا بسا ہوا ہو اور ایسے عالم میں جب شاعر نعت کہے گا تو لفظ لفظ معتبر ہوگا اور کلام باغ کامرانی کا سدابہار پھول بن جائے گا۔ ظاہر ہے نعت گوئی کی ایسی توفیق صرف علمائے ربانیین اور علم وعمل سے آراستہ بزرگانِ دین ہی کو حاصل ہوتی ہے۔

آج دنیا میں مسلمان جن مصیبتوں اور مسائل میں گرفتار ہے ان سے نکلنے کا راستہ صرف اور صرف سرکارِ مدینہ ﷺ کے دامن سے وابستگی اور انکے عشق و اتباع ہی میں ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں:

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں، سو بل، ہزار کج — یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے

ہم سنیوں کے پاس اپنے اکابر علماء اور بزرگوں کی لکھی ہوئی نعتوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ ہمارے وہ اکابر جن کی زندگی کا مقصد ہی تحریک عشق تھا۔ جنھوں نے زندگی کے ہر موڑ پر عشق نبی کو اپنا رہبر بنایا اور نعت لکھنے میں سچائی سے کام لیا۔ جھوٹے دعوؤں اور غلطیوں سے اپنے کلام کو محفوظ رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ انکے کلام میں ایسا اثر پایا جاتا ہے جو پڑھنے والوں کے دلوں کو عشق و ایمان کی حرارت عطا کرتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اِدھر اُدھر کے کلاموں کی بجائے اپنے اکابر علماء کی لکھی ہوئی نعتوں سے اپنا رشتہ جوڑیں۔ انھیں پڑھنے اور سننے کا اہتمام کریں اور نعتِ رسول کی برکتوں سے مستفیض ہونے کے لیے نوری محفلیں سجائیں۔ اسکے اثر سے ہمارے دلوں کی ظلمتیں دور ہونگی اور عشق رسالت پروان چڑھے گا۔ ع:

چمک جائے دلِ نوری تمہارے پاک جلوؤں سے — مٹا دو ظلمتیں دل کی مرے نور الہدیٰ تم ہو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے دلوں میں اپنے پیارے حبیب ﷺ کی محبت کو ہمیشہ ترقی عطا فرمائے اور نعتِ پاک گنگنانے اور اس کی محفلیں سجانے کا شوق و جذبہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مختصر تعارف

آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ

۱۹۲۰ء میں ہندوستان مخالفین اسلام کا اکھاڑہ بنا ہوا تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کیلئے مختلف تحریکیں پوری قوت سے کام کررہی تھیں۔ اس زمانے میں مسلمانوں کی بھی تنظیمیں تھیں اور مسلم قیادت کے داعی علماء اور لیڈروں کی کثیر تعداد بھی موجود تھی مگر مسلم قائدین ہندوؤں کے زیر اثر تھے۔ انھیں اسلام اور مسلمانوں سے کوئی ہمدردی اور تعلق نہ تھا۔ تنظیموں کی لاشیں اپنے سربراہوں کے کندھوں پر چل رہی تھیں اور کچھ تنظیمیں سسک سسک کر دم توڑ چکی تھیں۔ مطلق العنانی دیکھ کر مخالفینِ اسلام نے حملے اور تیز کردیے اور مسلم علماء انگریز سامراج کے ایجنٹ بن بیٹھے۔ ایسی کس مپرسی کے دور میں امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی شخصیت کو رہا نہ گیا۔ چونکہ وہ خود بھی احیاء سنت کی تحریک تھے، اسلام پر مر مٹنے کیلئے تیار رہتے تھے۔ ایسے مسلم لیڈروں کے سخت مخالف تھے جو مسلمان ہوکر غیروں کے ہاتھوں میں بکے ہوئے تھے۔

اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس صورت حال سے تڑپ اُٹھے اور اپنے احباب کے مشوروں سے جماعتی نظم کیلئے ۷ ربیع الاوّل ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۲۰ء کو کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کی بنیاد رکھی۔

جماعت رضائے مصطفیٰ کا مقصد اوّل حتی الوسع مخالفین کے حملوں کی تحریراً و تقریراً ہر طرح مدافعت کرنا اور ان کے افتراؤں اور بہتانوں کی جن سے سادہ لوح مسلمانوں کو علماء اہلسنت سے بدظن کرتے ہیں، ان کی پردہ دری کرنا تھا۔

جماعت رضائے مصطفیٰ کی مقبولیت اور عالم گیر شہرت مخالفین کی آنکھوں میں کانٹے

کی طرح کھٹکتی رہی اوران کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ اس تحریک کودم زدن میں ختم کر دیا جائے اور اگراس کودفنانے میں وقت لگاتو ہم خوددفن کر دیے جائیں گے۔ چنانچہ اسے بدنام کرنے اور سرگرمیوں کو ماند کرنے کے لیے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے گئے مگرحق ہمیشہ بلند رہا ہے اورتا قیامت انشا اللہ تعالیٰ بلند و بالا رہے گا؛

صدیوں رہا ہے دشمن دورزماں ہمارا ۔۔۔ کیابات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری

جماعت رضائے مصطفےٰ کے بانی، اعلیحضرت امام احمد رضا قدس سرہ جب تک حیات رہے، اس مرکزی محمدی فوج اسلامی کی سرپرستی فرماتے رہے۔ امام احمد رضا بریلوی کے انتقال کے بعدحجتہ الاسلام مولانا مفتی حامدرضا بریلوی نے جماعت مبارکہ کی سرپرستی قبول فرمائی۔ وہ جب تک حیات رہے، اس کے بال و پر سنوارنے اور ترقی کی منزلوں تک پہنچانے میں لگے رہے۔ آپ کے بعدتاجدار اہلسنت ،حضور مفتیٔ اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا نوری بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے سرپرستی وقیادت فرمائی۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل شخصیات، علمائے کرام، اور مشائخ عظام نے حتی الوسع جماعت کی عمومی سرپرستی قبول کرتے ہوئے تعاون کا ہاتھ بڑھائے رکھا۔

❁ حضرت مولانا سید اسماعیل حسن میاں برکاتی ،سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ ❁ تاج العلماء مولانا سید محمد میاں قادری، مارہرہ مطہرہ ❁ عیدالاسلام مولانا مفتی محمد عبدالسلام رضوی جبل پوری ❁ صدرالشریعہ مولانا مفتی امجد علی رضوی اعظمی ❁ صدرالافاضل مولانا حکیم سید محمد نعیم الدین مرادآبادی ❁ ملک العلماء مولانا محمد ظفرالدین رضوی بہاری ❁ قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد القادری مہاجر مدنی ❁ صدرالعلماء مولانا رحیم الٰہی منگلوری ❁ استاذ العلماء مولانا حسنین رضا خاں بریلوی ❁ برہان ملت مفتی برہان الحق رضوی جبل پوری ❁ مولانا احمد حسین خاں رامپوری، مقیم اجمیر شریف

مذکورہ بالا حضرات میں وہ شخصیات بھی ہیں جو اپنے عہد کے جید عالم، فقیہ النفس مفتی، نکتہ رس مدبر، اثر انگیز مناظر و واعظ اور سیاسی بصیرت کے حامل تھے۔

جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی میں کئی شعبے تھے۔ ہر شعبہ کا ایک عملہ متعین کر دیا گیا تھا تاکہ سب کا کام اپنے اپنے وقت پر تیز رفتاری سے ہوتا رہے۔ جماعت کے درج ذیل شعبے تھے:

(۱) شعبۂ اشاعت کتب (۲) شعبۂ تبلیغ وارشاد (۳) شعبۂ صحافت (۴) شعبۂ سیاست (۵) شعبۂ دارالافتاء

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی قائم کردہ تنظیم جماعت رضائے مصطفیٰ کئی انقلابی و ہنگامی دور سے گزری۔ متعدد بار سیاسی وقانونی ڈھانچہ تبدیل ہوا۔ اور ہر بار اس نئے عزم و حوصلہ کے ساتھ کہ جماعت کی سرگرمیوں کو برق رفتاری سے تیز کر دینا ہے ایسے اشخاص تلاش کیے جاتے رہے جن کے وجود سے جماعت مبارکہ اور امت مسلمہ کو فائدہ پہنچے۔ تاکہ مسلم قوم فلاح و بہبود کی جانب قدم جما سکے۔

ابتداء جماعت رضائے مصطفیٰ کی حیثیت ایک مقامی جمعیت کی تھی۔ اس جمعیت کے دو بڑے شعبے تھے، علمی اور عملی۔ جماعت رضائے مصطفیٰ نے دونوں پہلوؤں پر تاریخ ساز کردار سر انجام دیا۔ رفتہ رفتہ اس کی حیثیت مرکزی بن گئی۔ پورے برصغیر میں جماعت کی شاخیں قائم ہو گئیں۔ جماعت کی مرکزی حیثیت بن جانے پر اغراض و مقاصد اور قوائد و ضوابط میں تبدیلی ناگزیر ہو گئی۔

جماعت رضائے مصطفیٰ کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۳ھ / ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو حضور مفتی اعظم کی سرپرستی اور برہان ملت مفتی برہان الحق جبل پوری کے زیر اہتمام آستانہ عالیہ سلامیہ جبل پور پر کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس

میں دوبارہ جماعت کی تاسیس ہوئی اور حسب ذیل دفعات کا اضافہ کیا گیا؛
۱۔کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کی دائمی سرپرستی حضور مفتیٔ اعظم بریلوی فرمائیں گے۔
۲۔کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ سارے ہندوستان کی کل مقامی، ضلعی، صوبائی اور کل ہند جملہ سنی تنظیموں کی نگراں جماعت ہوگی۔ ہندوستان کی ساری سنی تنظیمیں اور جماعتیں کل ہند جماعت مبارکہ کے تحت رہیں گی۔
۳۔مختلف سنی تنظیموں کے باہمی اختلاف کی شکل میں کل ہند جماعت مبارکہ کی حیثیت ثالث اور حکم کی ہوگی۔
۴۔کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کی جماعت کی تنظیم حسب ذیل ہوگی؛
ہر شہر میں دارالفتاء قائم کرنا۔
ہر شہر میں دارالقضاء قائم کرنا
ہر جگہ مکاتیب و مدارس اسلامیہ قائم کرنا
ہندوستان کے ہر مفتیٔ شہر اور قاضی کا تعلق کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ سے ہوگا۔
۵۔کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کا انتخاب ہر پانچ سال بعد ہوا کریگا۔
۶۔کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کا مرکزی دفتر بریلی ہی میں زیر نگرانی مفتیٔ اعظم رہے گا۔
۷۔ریلیف کمیٹی، مرکزی جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی کی نگرانی، ترمیم و تبدیل کے کل اختیارات سرپرست و صدر کل ہند جماعت کو حاصل رہیں گے۔
۸۔ریلیف کمیٹی مرکزی جماعت رضائے مصطفیٰ کے علاوہ اور کوئی ریلیف کمیٹی قائم نہ ہوگی۔
۹۔ریلیف کمیٹی مرکزی جماعت رضائے مصطفیٰ کا کوئی انتخاب نہ ہوا کرے گا۔ بلکہ سرپرست و صدر کل ہند جماعت اپنے اختیارات خصوصی سے نامزد فرمایا کریں گے۔

جبل پور کے اس کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کے خصوصی اور انقلابی اجلاس سے قبل امام احمد رضا محدث بریلوی کے عرس کے موقع پر ۲۶ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ/۱۸ جولائی ۱۹۶۳ء کو کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کا مرکزی انتخاب عمل میں لایا گیا جس میں حضور مفتیٔ اعظم بریلوی سرپرست، مفتی برہان الحق جبل پوری کو کل ہند صدر، اور مولانا ابو الوفا فصیحی غازی پوری کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا تھا۔ بعدہٗ اجلاس جبل پور میں بقیہ عہدیداروں کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ اس طرح حضور مفتیٔ اعظم ہند کی سرپرستی میں جماعت رضائے مصطفیٰ کی نشاۃ ثانیہ نے اسلامیان ہند کی مذہبی، قومی اور اسلامی ضرورت کو پورا کر دیا۔

جماعت کے موجودہ سرپرست جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری مدظلہ العالی اور کل ہند صدر حضرت کے شہزادہ گرامی علامہ محمد عسجد رضا خاں قادری دام ظلہ ہیں۔ علامہ عسجد رضا خاں قادری کی رہنمائی میں ملک و بیرون ملک میں ہزاروں نوجوان دین و سنیت کی ترویج و اشاعت کیلئے کام کر رہے ہیں اور عرس رضوی کے موقع پر حضرت کی صدارت میں ہر سال ۲۴ر صفر کو بریلی شریف میں آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ کی عظیم الشان میٹنگ کا انعقاد ہوتا ہے جس میں ملک و بیرون ملک سے کثیر تعداد میں سنی نوجوان شریک ہوتے ہیں۔

آپ بھی اس مرتبہ یا آئندہ عرس کے موقع پر اس میٹنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ شرکت کریں اور جماعت رضائے مصطفیٰ سے منسلک ہو جائیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جماعت رضائے مصطفیٰ کو دوام و ترقی عطا فرمائے اور برادران اہلسنت کو اس کی اعانت کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

ہر ہفتہ نوری محفل سجائیے۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ یاد اس کی اپنی عادت کیجیے

نعت پاک کی محفل کو "نوری محفل" نام دیا گیا ہے۔ نوری محفل کا انعقاد اور نعت پاک پڑھنا کوئی نئی چیز نہیں بلکہ یہ وہ عمل صالح ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام اور ان کے غلاموں کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں مسجد نبوی شریف میں نعت پاک کی محفل کا انعقاد ہوا کرتا تھا۔ دربار رسالت کے شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر رسول پر کھڑے ہو کر حمد باری تعالیٰ و نعت پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دشمنانِ دین کی مذمت میں اشعار سنایا کرتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی میں سرشار ہو کر آپ کو دعاؤں سے نوازتے۔

نوری محفل کی اہمیت اور فائدے بے شمار ہیں۔ نعت پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے اور سننے میں ایسی برکت ہے جس سے دلوں میں عشق رسول ترقی پاتا ہے اور اعمال کے سنورنے کی وجہ بنتا ہے۔ نوری محفل کے اثر سے قوم کے نوجوانوں میں تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے اور وہ دین و سنیت کی تبلیغ کیلئے سرگرم ہو جاتے ہیں اور یہی سب باتیں معاشرے کی سدھار کا اصل ذریعہ بنتی ہیں۔ نوری محفل وہ مبارک مشغلہ ہے جس کے ذریعے قوم و ملت کی تقدیر بدل سکتی ہے اور نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں مسلمانوں کو ذلت و مصیبت کے اندھیرے سے نکال کر کامیابی کے اجالے میں لایا جا سکتا ہے۔

ہم سنی نوجوانوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ اس بابرکت محفل کے انعقاد کیلئے اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے شہر اور اپنے علاقے میں اسے جاری کرنے کیلئے کوشش کریں۔ اس کیلئے

ہفتے میں ایک دن مقرر کرلیں اور تقریبا ایک گھنٹہ نوری محفل کا انعقاد کریں جس میں نعت پاک اور کچھ منقبت پڑھی جائے اور آخر میں صلوٰۃ وسلام، شجرہ اور دعا پر اختتام ہو۔ طریقہ یہ ہو کہ سب مل کر پڑھیں۔ اکیلا شخص نہ پڑھے۔ دعا مختصر ہوتا کہ نئے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ محفل میں کوئی تعلیم اور درس نہ ہو بلکہ اگر درس دینا ہو تو اس کیلئے الگ وقت مقرر کیا جائے تاکہ لوگوں پر بار نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ نوجوان محفل میں شرکت کرسکیں۔ کلام صرف اکابر علمائے اہلسنت کے پڑھے جائیں جو غلطیوں سے پاک ہیں۔ بازاری شاعروں کے کلام ہرگز نہ پڑھے جائیں۔ زیر نظر کتاب ''نوری محفل'' اکابر علماء کے کلام کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا نعت ومنقبت اس میں سے پڑھی جائے۔ آپ کے یہاں کوئی مدرسہ ہو تو اس کے طلبہ اور بچوں میں نوری محفل کا ہر ہفتہ انعقاد کرائیے۔ اگر آپ کی کوششوں سے کہیں پر نوری محفل جاری ہوجائے اور نعت ومنقبت پڑھی جانے لگے تو یقین جانیے یہ آپ کے حق میں ثواب جاریہ بن جائیگا جسکا اجر قیامت تک آپ کو ملتا رہیگا اور یہ آپ کی طرف سے دین اسلام کیلئے ایک بہت بڑی خدمت ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں نعت پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں سجانے اور دین وسنیت اور مسلک اعلیٰحضرت کی اشاعت کرنے کا شعور وجذبہ عطا فرمائے آمین۔

عبدالرحمٰن تابانی برکاتی رضوی

مرکز اہلسنت بریلی شریف میں حضور تاج الشریعہ کی سرپرستی میں چلنے والی عظیم الشان اسلامی یونیورسٹی (مدرسہ) جامعۃ الرضا میں تعاون کریں اور اپنے بچوں کا داخلہ بھی کروائیں۔ ویب سائٹ دیکھیں: www.JamiaturRaza.com

اذکار توحید ذات، اسماء و صفات و بعض عقائد

از: حضور مفتئی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفی رضا نوری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ   لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا اللّٰہ
لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ   لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہے موجود حقیقی وہ   ہے مشہود حقیقی وہ
ہے مقصود حقیقی وہ   معبودِ حق و حقیقی وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

اَنْتَ الْھَادِی اَنْتَ الْحَقُّ   رنگِ باطل اس سے فق
قلبِ مُعطِل سن کر شق   قلبِ مسلم کی رونق

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

بُن کو بنایا ہے اس نے   بَن کو جمایا ہے اس نے
بُن کو اگایا ہے اس نے   باغ کھلایا ہے اس نے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے مُنزّہ شرکت سے   پاک سکون و حرکت سے
کام ہیں اسکے حکمت سے   کرتا ہے سب قدرت سے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سوتا پیتا کھاتا نہیں   اس کا رشتہ ناتا نہیں
اس کے پتا اور ماتا نہیں   اس کے جورو جاتا نہیں

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِر سُولِ اللّٰہ

میں ہوں بندہ وہ مولیٰ — کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اُس کا وہ ہے مرا — جس نے بنایا اور پالا

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِر سُولِ اللّٰہ

جز میں وہ ہے کل میں وہ — رنگ و بوئے گل میں وہ
افغانِ بلبل میں وہ — نغماتِ قُلقُلِ میں وہ

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِر سُولِ اللّٰہ

بُلبُل طوطی پروانہ — ہر اک اسکا دیوانہ
قُمری کس کا مستانہ — کون چکور کا جانانہ

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِر سُولِ اللّٰہ

جلوے اس کے ہیں ہر جا — ذات ہے اسکی جا سے ورا
قدرت سے وہ ان میں ہوا — ذات میں ہے وہ سب سے جدا

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِر سُولِ اللّٰہ

اپنے کرم سے ربِّ کریم — ہم پہ کیا احسانِ عظیم
بھیجا ہم میں بفضلِ عمیم — بحرِ کرم کا درِّ یتیم

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِر سُولِ اللّٰہ

مولیٰ دل کا زنگ چھڑا — قلبِ نوری پائے جلا
دل کو کردے آئینہ — جس میں چمکے یہ کلمہ

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اٰمنّا بِر سُولِ اللّٰہ

نہ کیوں آرائشیں کرتا

نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں
تمہیں دولہا بنا کر بھیجنا تھا بزم امکاں میں

یہ رنگینی یہ شادابی کہاں گلزارِ رضواں میں
ہزاروں جنتیں آکر بسی ہیں کوئے جاناں میں

تم آئے روشنی پھیلی ہوا دن کھل گئی آنکھیں
اندھیرا سا اندھیرا چھا رہا تھا بزم امکاں میں

تمہارا کلمہ پڑھتا اٹھے تم پر صدقے ہونے کو
جو پائے پاک سے ٹھوکر لگا دو جسم بے جاں میں

عجب انداز سے محبوبِ حق نے جلوہ فرمایا
سرور آنکھوں میں آیا جان دل میں نور ایماں میں

ہوا بدلی گھرے بادل کھلے گل بلبلیں چہکیں
تم آئے یا بہارِ جاں فزا آئی گلستاں میں

اُسے قسمت نے اُسکے جیتے جی جنت میں پہنچایا
جو دم لینے کو بیٹھا سایۂ دیوارِ جاناں میں

چمن کیونکر نہ مہکیں بلبلیں کیونکر نہ عاشق ہوں
تمہارا جلوۂ رنگیں بھرا پھولوں نے داماں میں

یہاں کے سنگریزوں سے حسن کیا لعل کو نسبت
یہ اُنکی رہ گزر میں ہیں وہ پتھر ہے بدخشاں میں

وہی رب ہے جس نے تجھ کو

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَخۡتُ فِیۡہِ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَافَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ یہ ملا ہے تم کو منصب جو گدا بنا چکے اب اُٹھو وقتِ بخشش آیا
کرو قسمتِ عطایا

وَاِلیٰ اِلٰہِ فَارۡغَبۡ کرو عرض سب کے مطلب کہ تمھیں کو تکتے ہیں سب کرو اِن پر اپنا سایہ
بنو شافعِ خطایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضاؔ ترے دل کا پتہ چلا بہ مشکل درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

وہ سرورِ کشورِ رسالت

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
مَلک فلک اپنی اپنی لَے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

خوشی کے بادل اُمنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پُرغم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولھا بنا رہے تھے

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بچا جو تلوؤں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولھا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہو معنیِ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

سنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف ترے تھے

جھکا تھا مُجرے کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلیے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

نبیِ رحمت شفیعِ امت رضاؔ پہ للہ ہو عنایت
اِسے بھی اُن خلعتوں سے حصہ جو خاصِ رحمت کے واں بٹے تھے

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی | سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی | دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا | نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں | شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
جسکے تلووں کا دھون ہے آبِ حیات | ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
خلق سے اولیا اولیا سے رُسُل | اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل | ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی | اِن کا اُن کا تمھارا ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی | چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منھ چاہیے | دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے | پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے | ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اونچوں میں اونچا سمجھیے جسے | ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے | نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کیے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

چمک تجھ سے پاتے هیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے
ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے
رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے
اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے
رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

نبی سرور هر رسول و ولی هے

نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے
نبی رازدارِ مَعَ اللہ لی ہے
وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
ہے بیتاب جس کے لئے عرشِ اعظم
وہ اس رہروِ لامکاں کی گلی ہے
نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے
تلاطم ہے کشتی پہ طوفانِ غم کا
یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے

نہ کیونکر کہوں یا حَبِیبِیْ اَغِثْنِیْ
اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان ویک دل
ابوبکر و فاروق و عثماں علی ہے

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

تمنا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رہائی کی چِٹھی ملی ہے

جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو
نہ کچھ قصد کیجئے یہ قصدِ دلی ہے

ترے در کا درباں ہے جبریلِ اعظم
ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

سنتے ہیں کہ محشر میں

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رَسائی ہے
گر ان کی رَسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے
کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے

سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

یُوں تو سب انھیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص اُن کی کمائی ہے

گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولیٰ
رو رو کے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو
منہ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے

اب آپ ہی سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں
ہم نے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

طیبہ نہ سہی افضل مکّہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ
صرف ان کی رَسائی ہے صرف ان کی رسائی ہے

صبح طیبہ میں ہوئی

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

یہ کتابِ کن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنٰے نور کا

صبح کر دی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شبِ تیرہ کو دھڑکا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہِ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

تو شمع رسالت ہے

تو شمعِ رسالت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقیِ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

سرشار مجھے کر دے اک جامِ لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ میخانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہرِ معاصی کا طیبہ ہی شفا خانہ

کھاتے ہیں ترے در کا پیتے ہیں ترے در کا
پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

ہر پھول میں بُو تیری ہر شمع میں ضو تیری
بُلبل ہے ترا بُلبل پروانہ ہے پروانہ

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اِسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ

ہر آرزو بر آئے سب حسرتیں پوری ہوں
وہ کان ذرا دھر کر سُن لیں مِرا افسانہ

سنگِ درِ جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

وہ کہتے نہ کہتے کچھ وہ کرتے نہ کرتے کچھ
اے کاش وہ سُن لیتے مجھ سے مِرا افسانہ

سرکار کے جلوؤں سے روشن ہے دلِ نوری
تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

کھلا میرے دل کی کلی غوثِ اعظم

کھلا میرے دل کی کلی غوثِ اعظم
مٹا قلب کی بے کلی غوثِ اعظم

مِرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی
چمک اٹھے دل کی گلی غوثِ اعظم

ترے رب نے مالک کیا تیرے جد کو
ترے گھر سے دنیا پلی غوثِ اعظم

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے در پہ دنیا ڈھلی غوثِ اعظم

کہا جس نے یَا غَوث اَغِثنِی تو دم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوثِ اعظم

مِری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا
ترے در سے دنیا نے لی غوثِ اعظم

صدا گر یہاں میں نہ دوں تو کہاں دوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوثِ اعظم

جو قسمت ہو میری بُری اچھی کر دے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوثِ اعظم

ترا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ
تو ہے ابنِ مولیٰ علی غوثِ اعظم

قدم گردنِ اولیاء پر ہے تیرا
ہے تو رب کا ایسا ولی غوثِ اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوثِ اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوثِ اعظم

تباہی سے ناؤ ہماری بچا دو
ہوائے مخالف چلی غوثِ اعظم

تجھے تیرے جد سے اُنہیں تیرے رب سے
ہے علمِ خفی و جلی غوثِ اعظم

فدا تم پہ ہو جائے نوریؔ مُضطر
یہ ہے اُس کی خواہش دلی غوثِ اعظم

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں مہر و مہ پتہ ملتا نہیں

جو خدا دیتا ہے ملتا ہے اسی سرکار سے
کچھ کسی کو حق سے اس در کے سوا ملتا نہیں

کوئی مانگے یا نہ مانگے ملنے کا در ہے یہی
بے عطائے مصطفائی مدعا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساز و ساماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ با صفا ملتا نہیں

بس یہی سرکار ہے اس سے ہمیشہ پائیں گے
دینے والے دیتے ہیں کچھ دن سدا ملتا نہیں

وصلِ مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو ہرگز خدا ملتا نہیں

دشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

قاسمِ نعمت سے ہم مانگیں تو نجدی یوں بکیں
کیوں نبی سے مانگیے اللہ سے کیا ملتا نہیں

خود خدا بے واسطہ دے یہ ہمارا منھ کہاں
واسطہ سرکار ہیں بے واسطہ ملتا نہیں

ہم تو ہم وہ انبیاء کے بھی لئے ہیں واسطہ
اُن کو بھی جو ملتا ہے بے واسطہ ملتا نہیں

دل ستانی کرنے والے ہیں ہزاروں دلربا
دل نوازی کرنے والا دلربا ملتا نہیں

بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے
دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں

محیِ سُنّت حامیِ ملّت وہ مجدد دین کا
پیکرِ رُشد و ہدیٰ احمد رضا ملتا نہیں

کس طرح ہو حاضرِ در نوریؔ بے پر شہا
نا کے رو کے دشمنوں نے راستہ ملتا نہیں

تجلی نور قدم غوث اعظم

تجلیٔ نورِ قدم غوثِ اعظم ضیائے سراج الظلم غوثِ اعظم
ترا حِل ہے تیرا حرم غوثِ اعظم عرب تیرا تیرا عجم غوثِ اعظم
مخالف ہوں گو سو بہم غوثِ اعظم ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوثِ اعظم
چلا ایسی تیغِ دو دم غوثِ اعظم کہ اعداء کے سر ہوں قلم غوثِ اعظم
وہ اک وار کا بھی نہ ہوگا تمہارے کہاں ہے مخالف میں دم غوثِ اعظم
ترے ہوتے ہم پر ستم ڈھائیں دشمن ستم ہے ستم ہے ستم غوثِ اعظم
بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹا دے ذرا لے لے تیغِ دو دم غوثِ اعظم
نہیں لاتا خاطر میں شاہوں کو شاہا ترا بندۂ بے درم غوثِ اعظم
کرم چاہیے تیرا تیرے خدا کا کرم غوثِ اعظم کرم غوثِ اعظم
بڑھا ہاتھ کر دستگیری ہماری بڑھا ابرِ غم دم بدم غوثِ اعظم
خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے کرو ہم پہ فضل و کرم غوثِ اعظم
دمِ نزع سرہانے آجاؤ پیارے تمہیں دیکھ کر نکلے دم غوثِ اعظم
دمِ نزع آؤ کہ دم آئے دم میں کرو ہم پہ یٰسٓ دم غوثِ اعظم
یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے جہاں چاہو رکھو قدم غوثِ اعظم
تمہاری مہک سے گلی کوچے مہکے ہے بغداد رشکِ ارم غوثِ اعظم
کرم سے گیا رہنما رہزنوں کو اِدھر بھی نگاہِ کرم غوثِ اعظم
نہ پلّہ ہو ہلکا ہمارا نہ ہم ہوں نہ بگڑے ہمارا بھرم غوثِ اعظم
تمہارے کرم کا ہے نوری بھی پیاسا ملے یم سے اس کو بھی نم غوثِ اعظم

حبیب خدا کا نظارا کروں میں

حبیب خدا کا نظارا کروں میں ۔۔۔ دل و جان اُن پر نثارا کروں میں
تری کفشِ پا یوں سنوارا کروں میں ۔۔۔ کہ پلکوں سے اسکو بُہارا کروں میں
مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے ۔۔۔ سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں
میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں ۔۔۔ ترے در سے اپنا گزارا کروں میں
خدارا اب آؤ کہ دم ہے لبوں پر ۔۔۔ دمِ واپسیں تو نظارا کروں میں
ترے نام پر سر کو قربان کر کے ۔۔۔ ترے سر سے صدقہ اتارا کروں میں
یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروروں ۔۔۔ ترے نام پر سب کو وارا کروں میں
مجھے ہاتھ آئے اگر تاجِ شاہی ۔۔۔ تری کفشِ پا پر نثارا کروں میں
ترا ذکر لب پر خدا دل کے اندر ۔۔۔ یونہی زندگانی گزارا کروں میں
دمِ واپسیں تک ترے گیت گاؤں ۔۔۔ محمد محمد پکارا کروں میں ﷺ
ترے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے ۔۔۔ کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں
مرا دین و ایماں فرشتے جو پوچھیں ۔۔۔ تمہاری ہی جانب اشارا کروں میں
خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں ۔۔۔ کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں
خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد ﷺ ۔۔۔ اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں
خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوری ۔۔۔ مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

ان کی مہک نے دل کے

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں ۔۔۔ جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں ۔۔۔ جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیے ہیں

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مُسلّم
جس سمت آگئے ہو سکتے بٹھا دیے ہیں

ہر ہفتہ نوری محفل کا انعقاد کریں اور نعت و منقبت پڑھ کر برکتیں حاصل کریں۔

وہ کمال حسن حضور ہے

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جسکا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفیٰ کی اِہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی! ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے انھیں سے سب ہے انھیں کا سب
نہیں انکی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جسکے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں
کروں مدح اہلِ دُول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

دردِ دل کر مجھے عطا یا رب

دردِ دل کر مجھے عطا یارب — دے مرے درد کی دوا یارب
لاج رکھ لے گنہ گاروں کی — نام رحمٰن ہے ترا یارب
عیب میرے نہ کھول محشر میں — نام ستّار ہے ترا یارب
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل — نام غفار ہے ترا یارب
تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں — دامنِ مصطفیٰ دیا یارب
تو نے دی مجھ کو نعمتِ اسلام — پھر جماعت میں لے لیا یارب
کر دیا تو نے قادری مجھ کو — تیری قدرت کے میں فدا یارب
ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے — وہ بھی تیرا دیا ہوا یارب
ہو گا دنیا میں قبر و محشر میں — مجھ سے اچھا معاملہ یارب
اس نکمے سے کام لے ایسے — یہ نکما ہو کام کا یارب
مجھے ایسے عمل کی دے توفیق — کہ ہو راضی تری رضا یارب
ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ — اس برے کو بھی کر بھلا یارب

میرے احباب پر بھی فضل رہے
تیرا تیرے حبیب کا یارب
اہلِ سنت کی ہر جماعت پر
ہر جگہ ہو تری عطا یارب
دشمنوں کے لئے ہدایت کی
تجھ سے کرتا ہوں التجا یارب
تو حسنؔ کو اٹھا حسن کر کے
ہو مع الخیر خاتمہ یارب

لطف ان کا عام ہو ہی جائیگا

لطف ان کا عام ہو ہی جائیگا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا
جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا
بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا
سائلو دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
یادِ ابرو کر کے تڑپو بلبلو
ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا
مفلسو اُن کی گلی میں جا پڑو
باغِ خلد اِکرام ہو ہی جائے گا
عاقلو اُن کی نظر سیدھی رہے
بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا
اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر
بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا
اے رضاؔ ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

عرش حق ہے مسند رفعت

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی
قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی
لا وَرَبِّ العرش جسکو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فزوں
اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے اُلفت رسول اللہ کی

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کردے غبارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

جدھر دیکھیے باغِ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے
مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

مُرادِ دلِ بلبلِ بے نوا دے
خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ افتخارِ مدینہ

ایمان ہے قال مصطفائی

ایمان ہے قالِ مصطفائی — قرآن ہے حالِ مصطفائی
اللہ کی سلطنت کا دولہا — نقشِ تمثالِ مصطفائی
اصحاب نجومِ رہنما ہیں — کشتی ہے آلِ مصطفائی
محبوب و محبّ کی مِلک ہے اک — کونین ہیں مالِ مصطفائی
اللہ نہ چھوٹے دستِ دل سے — دامانِ خیالِ مصطفائی
ہیں تیرے سپرد سب امیدیں — اے جود و نوالِ مصطفائی
روشن کر قبر بیکسوں کی — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مرا گھر — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
مجھ کو شب غم ڈرا رہی ہے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
میری شب تار دن بنا دے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
دل سرد ہے اپنی لو لگا دے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
میرے دلِ مردہ کو جلا دے — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
آنکھیں تری راہ تک رہی ہیں — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
پُر نور ہے تجھ سے بزمِ عالم — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تقدیر چمک اٹھے رضؔا کی — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

واہ کیا جود و کرم ہے

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منھ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

میری تقدیر بری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

کس کا منھ تکیے کہاں جایئے کس سے کہیے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اسکو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

قسمیں دیدے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

مصطفیٰ کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا

تجھ سے دردر سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

مجھکو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یونہی
کہ وہ ہی نا، وہ رضاؔ بندۂ رُسوا تیرا

فخرِ آقا میں رضاؔ اور بھی اک نظمِ رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرہ تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہونگے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

سارے اقطابِ جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طوافِ در والا تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں، اُسے منظور بڑھانا تیرا

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اندھیری رات ہے غم کی

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دلِ بیکس کا اس آفت میں آقا تو ہی والی ہے

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے

ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر
کہاں سویا مسافر ہائے کتنا لااُبالی ہے

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

رضاؔ منزل تو جیسی ہے وہ اک میں کیا سبھی کو ہے
تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

آسماں گر ترے تلووں کا نظارا کرتا

آسماں گر ترے تلووں کا نظارا کرتا
روز اک چاند تصدق میں اتارا کرتا

طوفِ روضہ ہی پہ چکرائے تھے کچھ ناواقف
میں تو آپے میں نہ تھا اور جو سجدہ کرتا

صَرصَرِ دشتِ مدینہ جو کرم فرماتی
کیوں میں اَفسُردگی بخت کی پرواہ کرتا

چھپ گیا چاند نہ آئی ترے دیدار کی تاب
اور اگر سامنے رہتا بھی تو سجدہ کرتا

یہ وہی ہیں کہ گرو آپ اور ان پر مچلو
اُلٹی باتوں پہ کہو کون نہ سیدھا کرتا

ہم سے ذرّوں کی تو تقدیر ہی چمکا جاتا
مہر فرما کے وہ جس راہ سے نکلا کرتا

دھوم ذرّوں میں اناالشمس کی پڑ جاتی ہے
جس طرف سے ہے گزر چاند ہمارا کرتا

آہ کیا خوب تھا گر حاضرِ در ہوتا میں
ان کے سایہ کے تلے چین سے سویا کرتا

اے حسنؔ قصدِ مدینہ نہیں رونا ہے یہی
اور میں آپ سے کس بات کا شکوہ کرتا

نعمتیں بانٹتا جس سمت

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ ناکامِ تمنا ہی رہی ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام لِلّٰہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

مصطفیٰ خیرُ الوریٰ ہو

مصطفیٰ خیرُ الوریٰ ہو سرورِ ہر دوسَرا ہو

اپنے اچھوں کا تصدق ہم بدوں کو بھی نبا ہو

کس کے پھر ہو کر رہیں ہم گر تمہیں ہم کو نہ چاہو

بد کریں ہر دم برائی تم کہو ان کا بھلا ہو

ہم وہی شایانِ رد ہیں تم وہی شانِ سخا ہو

ہم وہی بے شرم و بد ہیں تم وہی کانِ حیا ہو

ہم وہی قابل سزا کے تم وہی رحمِ خدا ہو

عمر بھر تو یاد رکھا وقت پر کیا بھولنا ہو

وقتِ پیدائش نہ بھولے گیف نیسیٰ کیوں قضا ہو
یہ بھی مولیٰ عرض کردوں بھول اگر جاؤ تو کیا ہو
مرمٹیں برباد بندے خانہ آباد آگ کا ہو
تم کو غم سے حق بچائے غم عدو کو جاں گزا ہو
تم سے غم کو کیا تعلق بیکسوں کے غم زدا ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے تم مدام اُس کو سرا ہو
وہ عطا دے تم عطا لو وہ وہی چاہے جو چاہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریئے جب نبی مشکل کشا ہو

نظر اک چمن سے دوچار ہے

نظر اک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اُس کے گل کی بہار ہے کہ بہار بلبلِ زار ہے
وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے
یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سرو و لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے
وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصلِ عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے
بہ ادب جھکا لو سرِ وِلا کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گلِ تر محمد مصطفےٰ چمن ان کا پاک دیار ہے

وہی آنکھ ان کا جو منہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو ان کے لئے جھکے وہی دل جو ان پہ نثار ہے

رُسُل و ملک پہ دُرود ہو وہی جانے اُن کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفیع روز شمار ہے

وہ تری تجلی دل نشیں کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں
ترے صدقے میرے مہِ مبیں مری رات کیوں ابھی تار ہے

گنہ رضاؔ کا حساب کیا وہ اگر چہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفو ترے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

وہ رضاؔ کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

زمین و زماں تمہارے لئے

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

کلیم و نجی، مسیح و صفی، خلیل و رضی، رسول و نبی
عتیق و وصی، غنی و علی، ثنا کی زباں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر، یہ شام و سحر، یہ برگ و شجر، یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر، یہ تاج و کمر، یہ حکمِ رواں تمہارے لئے

جناں میں چمن، چمن میں سمن، سمن میں پھبن، پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے مِنن یہ امن و اماں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضاؔ کی زباں تمہارے لئے

خبردار! لڑکا یا لڑکی میں سے کوئی ایک بھی بدمذہب ہو تو ہرگز ہرگز نکاح نہیں ہوتا

مظہر شان غوث الوری ہیں رضا

مظہرِ شانِ غوثُ الوریٰ ہیں رضا
اور ظلِّ رضا مصطفیٰ شاہ رضا

جان تو جان ہے مان تو مان ہے عشقِ احمد تو ایمان کی جان ہے
یہ جو نجدی ہے بے دین و ایمان ہے تم نے سکھلا دیا مصطفیٰ شاہ رضا

کتنے ذرّوں کو خورشیدِ تاباں کیا کتنے قطروں کو بحرِ بے پایاں کیا
کتنے سُونے بنوں کو گُلستاں کیا واہ فیضِ رضا مصطفیٰ شاہ رضا

کتنے روتے ہنسے کتنے سوتے جگے کتنے گرتے اٹھے کتنے ڈوبے ترے
جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھے آپ کے کیا سے کیا ہو گیا مصطفیٰ شاہ رضا

جوشِ طوفان تھا ناخدا چل بسا راہ پُر خم تھی اور رہنما چل بسا
یا خدا رحم د بر حال ما چل بسا مقتدا رہنما مصطفیٰ شاہ رضا

میٹھی میٹھی وہ باتیں محبت بھری پیاری پیاری ادائیں وہ الفت بھری
یاد آتی رہے گی وہ شفقت تری سُنّیوں کو سدا مصطفیٰ شاہ رضا

ہر سجاوٹ فدا سادگی پر تری صدقے ہوں سو چمن اک ہنسی پر تری
جان وارے سخن خاموشی پر تری بات ہے تیری کیا مصطفیٰ شاہ رضا

دل ہے بیکل ذرا ہاتھ رکھ دیجیے لطف و شفقت بھرا ہاتھ رکھ دیجیے
ہو یہ کھوٹا کھرا ہاتھ رکھ دیجیے بہرِ غوث الوریٰ مصطفیٰ شاہ رضا

ظلمِ کفارِ ناری سے کیوں وہ ڈرے طاقتِ دیوِ نجدی سے کیوں وہ ڈرے
بد عقیدہ وہابی سے کیوں وہ ڈرے جو ترا ہو گیا مصطفیٰ شاہ رضا

مقطعِ دل نشیں نادمِ زار نے اس طرح کہہ کے بس اپنے لب سی لیے
شان اہل بصیرت ہی جانیں تری کیا میں کیا منہ مرا مصطفیٰ شاہ رضا

سیر گلشن کون دیکھے

سیرِ گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سُوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یار اُن کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سِدرہ چھوڑ کر

مرہی جاؤں میں اگر اِس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قُربِ مسیحا چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہوگا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

خلد کیسا نفسِ سرکش جاؤں گا طیبہ کو میں
بد چلن ہٹ کر کھڑا ہو مجھ سے رستہ چھوڑ کر

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

حشر میں اک ایک کا منھ تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

مرکے جیتے ہیں جو اُن کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

وہ حسن ہے اے سید ابرار تمہارا

وہ حُسن ہے اے سیّدِ ابرار تمہارا
اللہ بھی ہے طالبِ دیدار تمہارا

محبوب ہو تم خالقِ کل مالکِ کل کے
کیوں خلق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمہارا

کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرتِ یوسف
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

بگڑے ہوئے سب کام سنبھل جائیں اسی دم
دل سے کوئی گر نام لے اک بار تمہارا

امت کے ہو تم حامی و غم خوار طرفدار
اللہ تعالیٰ ہے طرف دار تمہارا

سر ہے وہی سر جس میں ترا دھیان ہے ہر دم
اور دل ہے وہی جو ہے طلبگار تمہارا

جس کو مرضِ عشق نہیں ہے وہی بیمار
اچھا تو وہی ہے جو ہے بیمار تمہارا

ہر وقت ترقی پہ رہے دردِ محبت
چنگا نہ ہو مولیٰ کبھی بیمار تمہارا

دل میں نہیں کچھ اس کے سوا اور تمنا
اللہ دکھا دے ہمیں دربار تمہارا

لاشے کو کریں دفن مدینہ میں فرشتے
مر جائے اگر ہند میں بیمار تمہارا

امت بھی تمہاری ہوئی اللہ کو پیاری
اللہ سے وہ پیار ہے سرکار تمہارا

دن رات جو کرتے ہیں خطاؤں پہ خطائیں
بخشش کیلئے انکی ہے اصرار تمہارا

اللہ نے وعدہ یہ کیا ہے شبِ معراج
دوزخ میں رہے گا نہ گنہگار تمہارا

اے عاصیو تم اپنے گناہوں سے یہ کہہ دو
سرکارِ مدینہ ہے خریدار تمہارا

دنیا میں قیامت میں سرِ پُل پہ لحد میں
دامن نہ چھٹے ہاتھ سے سرکار تمہارا

اعدا کو جلانے کیلئے نارِ حسد میں
ہم ذکر کیے جائیں گے سرکار تمہارا

توحید پہ مرتے ہیں مگر اس سے ہیں غافل
اللہ کا انکار ہے انکار تمہارا

توہین کو توحید سمجھتے ہیں وہابی
سمجھے انھیں رب واحدِ قہار تمہارا

بلبل ہے تمیلِ رضوی اے گلِ وحدت
مل جائے اسے رہنے کو گلزار تمہارا

نماز جیسی اہم عبادت اور فرض کو لاؤڈ اسپیکر کی اقتداء میں پڑھ کر برباد نہ کریں۔

یہ وہ محفل ہے جس میں

یہ وہ محفل ہے جس میں احمدِ مختار آتے ہیں
ملائک لیکے رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں

زیارت کیلئے نکر ملک زوار آتے ہیں
نبی کو دیکھنے یاں طالبِ دیدار آتے ہیں

تماشائی عیدِ دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
بھکاری بھیک لینے بر سرِ دربار آتے ہیں

نگاہ ہے نوازی جوش پہ سرکار طیبہ کی
لیے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں

کلام نور ہاطن قاصر و مجبور ہے لیکن
شہِ کون و مکاں ہر دل میں سو سو بار آتے ہیں

مخالف سے ادب اس ذکر کی رفعت کو کیا سمجھے
یہاں پر سر کے بل اہلِ سنن دیندار آتے ہیں

یہ ان کے سبز گنبد پر بخط نور لکھا ہے — وہ اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں
اٹھیگا شور محشر میں نہ گھبراؤ گنہگار — وہ دیکھو شاہ کھولے گیسوئے خمدار آتے ہیں
خریدینگے جو رحمت کے عوض انبار عصیاں کے — خریدارِ گنہ اب بر سرِ بازار آتے ہیں
جو کہتے ہیں مصیبت میں اغثنی یا رسول اللہ — مدد کرنے کو انکی سیدِ ابرار آتے ہیں
شبِ تاریکِ مرقد سے نہ گھبرا اے دل مضطر — کوئی دم میں نظر وہ چاند سے رخسار آتے ہیں
خداوندا دمِ آخر یہ عزرائیل فرمائیں — جمیلِ قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

سلطان جہاں محبوب خدا

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ہے سر پہ تاج نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا امت پہ ہے رحمت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب رازِ فاوحیٰ دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہنا

حوروں نے کہا سبحان اللہ غلماں نے پکارا صلی اللہ
اور قدسی بولے الا اللہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا

قرآن کلامِ باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہِ رسالت کیا کہنا

ہر ذرّہ ترا دیوانہ ہے ہر دل میں ترا کاشانہ ہے
ہر شمع تری پروانہ ہے اے شمع ہدایت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور اِن کے سوا اصحابِ نبی
قربان رہے آقا پہ سبھی کی خوب رفاقت کیا کہنا

صدیق ہیں جان صداقت کی فاروق ہیں شان عدالت کی
عثمان ہیں کان مروّت کی حیدر کی ولایت کیا کہنا

دو پھول بتولی گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بغداد و عرب جن سے مہکے ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا

گیسوئے کرم کھل جائیں اگر رحمت کی گھٹا بر سے جم کر
پیاسے یہ کہیں خوش ہو ہو کر اے ابرِ رحمت کیا کہنا

شہرت ہے جمیلؔ اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مرشد کی
کہتے ہیں تجھے مداحِ نبی سب اہلِ سنت کیا کہنا

لڑکیوں کو پردہ میں رکھیے۔ اسکول اور کالج سے بچائیے۔ اپنے گھر کی عورتوں کو پردہ کی سخت تاکید کیجیے۔

شجاعت ناز کرتی ہے

شجاعت ناز کرتی ہے جلالت ناز کرتی ہے
وہ سُلطانِ زماں ہیں اُن پہ شوکت ناز کرتی ہے

صداقت ناز کرتی ہے امانت ناز کرتی ہے
حمیّت ناز کرتی ہے مروّت ناز کرتی ہے

شہِ خوباں پہ ہر خوبی و خصلت ناز کرتی ہے
کریم ایسے ہیں وہ اُن پر کرامت ناز کرتی ہے

جہانِ حُسن میں بھی کچھ نرالی شان ہے اُن کی
نبی کے گُل پہ گلزاروں کی زینت ناز کرتی ہے

شہنشاہِ شہیداں ہو، انوکھی شان والے ہو
حسین ابنِ علی تم پر شہادت ناز کرتی ہے

بٹھا کر شانۂ اقدس پہ کردی شان دوبالا
نبی کے لاڈلوں پر ہر فضیلت ناز کرتی ہے

نگاہ ناز سے نقشہ بدل دیتے ہیں عالم کا
ادائے سرورِ خوباں پہ ندرت ناز کرتی ہے

فدائی ہوں تو کس کا ہوں کوئی دیکھے مری قسمت
قدم پر جس حسین کے جانِ طلعت ناز کرتی ہے

خدا کے فضل سے اختؔر میں ان کا نام لیوا ہوں
میں ہوں قسمت پہ نازاں مجھ پہ قسمت ناز کرتی ہے

بہار جاں فزا تم ہو

بہارِ جانفزا تم ہو نسیمِ داستاں تم ہو
بہارِ باغِ رضواں تم سے ہے زیبِ جناں تم ہو

حبیبِ ربِّ رحمٰن تم مکینِ لامکاں تم ہو
سرِ ہر دو جہاں تم ہو شہِ شاہنشہاں تم ہو

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولھا ہے
تم ہی تم ہو تم ہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

زمین و آسماں کی سب بہاریں آپ کا صدقہ
بہارِ بے خزاں تم ہو بہارِ جاوداں تم ہو

میں بھولا آپکی رفعت سے نسبت ہی ہمیں کیا ہے
وہ کہنے بھر کی نسبت تھی کہاں ہم ہیں کہاں تم ہو

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں
تہِ دامن مجھے لے لو پناہِ بے کساں تم ہو

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نوریؔ جواں تم ہو

ثنا منظور ہے ان کی، نہیں یہ مدعا نوری
سخن سنج و سخنور ہو سخن کے نکتہ داں تم ہو

کوئی کیا جانے جو تم ہو

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو
خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شان خدا تم ہو

تمہارا حسن ایسا ہے کہ محبوب خدا تم ہو
مہِ کامل کرے کسبِ ضیا وہ مہ لقا تم ہو

تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآں میں
محمد اور مجید مصطفٰی و مجتبیٰ تم ہو

جہاں تاریک تھا سارا اندھیرا ہی اندھیرا تھا
تم آئے ظلمتیں تم سے مٹیں بدر الدجیٰ تم ہو

شب معراج سے اے سید کل ہو گیا ظاہر
رُسُل ہیں مقتدی سارے امام الانبیاء تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

گرفتار بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے دل لیکر
کہ ہر بے کل کی کل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو

خبر لیجے خدارا میرے مولیٰ مجھ سے بیکس کی
کہ ہر بیکس کے کس بے بس کے بس روحی فداتم ہو

چمک جائے دل نوری تمہارے پاک جلووں سے
مٹا دو ظلمتیں دل کی مرے نورُ الہدیٰ تم ہو

ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض وسما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے اُن کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف وعطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوہ پاکِ رسول دکھا تجھے اپنے ہی عِزّ علا کی قسم

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رَجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیِ طبعِ رضا کی قسم

حرز جاں ذکر شفاعت کیجیے

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے
نار سے بچنے کی صورت کیجیے

ان کے نقش پا پہ غیرت کیجیے
آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجیے

ان کے در پہ جیسے ہو مٹ جایئے
ناتوانو! کچھ تو ہمت کیجیے

پھیر دیجے پنجۂ دیو لعیں
مصطفیٰ کے بل پہ طاقت کیجیے

ان کے در پر بیٹھیے بن کر فقیر
بینواؤ فکرِ ثروت کیجیے

جس کا حُسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجیے

عرش پر جسکی کمانیں چڑھ گئیں
صدقے اس بازو پہ قوت کیجیے

نعرہ کیجے یا رسول اللہ کا
مفلسو! سامانِ دولت کیجیے

آپ سلطانِ جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجیے

دربدر کب تک پھریں خستہ خراب
طیبہ میں مدفن عنایت کیجیے

دے خدا ہمت کہ یہ جانِ حزیں
آپ پر واریں وہ صورت کیجیے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ
یاد اُس کی اپنی عادت کیجیے

دشمن احمد پہ شدت کیجیے

دشمنِ احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے

ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجیے

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجیے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجیے

کیجیے چرچا انہیں کا صبح و شام
جانِ کافر پر قیامت کیجیے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ۔۔۔ اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے ۔۔۔ التجا و استعانت کیجیے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے ۔۔۔ زندہ پھر یہ پاک ملت کیجیے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ ۔۔۔ اولیا کو حکمِ نصرت کیجیے
میرے آقا حضرت اچھے میاں ۔۔۔ ہو رضا اچھا وہ صورت کیجیے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے ۱۳۳۹ھ میں جماعت رضائے مصطفیٰ کی بنیاد رکھی۔

وصف رُخ ان کا کیا کرتے ہیں

وصفِ رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں
ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں
تو ہے خورشیدِ رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیا میں تارے
انبیاء اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں
اپنے مولیٰ کی ہے بس شانِ عظیم جانور بھی کریں جنکی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں
انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غمخواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں
جب صبا آتی ہے طیبہ سے ادھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر رخِ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پرُارماں پھر کر ان کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

لب پہ آجاتا ہے جب نامِ جناب منھ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انھیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انھیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اِس در کے غلام چارۂ دردِ رضؔا کرتے ہیں

اے دین حق کے رہبر

اے دینِ حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم
میرے شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

دنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سلام ہر دم

بندہ تمہارے در کا آفت میں مبتلا ہے
رحم اے حبیبِ داور تم پر سلام ہر دم

جلادِ نفسِ بد سے دیجے مجھے رہائی
اب ہے گلے پہ خنجر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں
سلطانِ بندہ پرور تم پر سلام ہر دم

بلوا کے اپنے در پر اب مجھ کو دیجے عزت
پھرتا ہوں خوار در در تم پر سلام ہر دم

بہرِ خدا بچاؤ ان خارہائے غم سے
اک دل ہے لاکھ نشتر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہمارا ہم کس کے در پہ جائیں
اے بیکسوں کے یاور تم پر سلام ہر دم

کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جحیم سے ہو
تم ہو شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

اپنے گدائے در کی لیجے خبر خدارا
کیجے کرم حسنؔ پر تم پر سلام ہر دم

سنبھل جا اے دل مضطر

سنبھل جا اے دلِ مضطر مدینہ آنیوالا ہے
لٹا اے چشمِ تر گوہر مدینہ آنیوالا ہے

قدم بن جائے میرا سر مدینہ آنیوالا ہے
بچھوں رہ میں نظر بن کر مدینہ آنیوالا ہے

جو دیکھے ان کا نقشِ پا خدا سے وہ نظر مانگوں
چراغِ دل چلو لیکر مدینہ آنیوالا ہے

نچھاور ہیں مدینہ کی یہ میرا دل مری آنکھیں
نچھاور ہوں مدینہ پر مدینہ آنیوالا ہے

مجھے کھینچے لیے جاتا ہے شوقِ کوچہ جاناں
کھنچا جاتا ہوں میں یکسر مدینہ آنیوالا ہے

وہ چمکا گنبدِ خضریٰ وہ شہرِ پرضیا آیا
ڈھلے اب نور میں پیکر مدینہ آنیوالا ہے

طلبگارِ مدینہ تک مدینہ خود ہی آجائے
تو دنیا سے کنارہ کر مدینہ آنیوالا ہے

مدینہ آگیا اب دیر کیا ہے صرف اتنی سی
تو خالی کر یہ دل کا گھر مدینہ آنیوالا ہے

فلک شاید زمیں پر رہ گیا خاکِ گزر بنکر
بچھے ہیں راہ میں اختر مدینہ آنیوالا ہے

محمد کے گدا کچھ فرش والے ہی نہیں دیکھو
وہ آتا ہے شہِ خاور مدینہ آنیوالا ہے ﷺ

غبارِ راہِ انور کس قدر پرنور ہے اختر
تنی ہے نور کی چادر مدینہ آنیوالا ہے

چل دیے تم آنکھ میں اشکوں کا

چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر
رنج فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر

لذتِ مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر
میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر

ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر
چل دیئے وہ دل میں اپنا نقشِ والا چھوڑ کر

جامہ مشکیں لیے عرشِ معلےٰ چھوڑ کر
فرش پر آئے فرشتے بزم بالا چھوڑ کر

عالمِ بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی
چل دیئے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر

موتِ عالم سے بندھی ہے موتِ عالم بے گماں
روحِ عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر

متقی بن کے دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتیِ اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

خواب میں آ کر دکھاؤ ہم کو بھی اے جانِ جاں کبھی
کون سی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر

ایک تم دنیا میں رہ کر تارکِ دنیا رہے
رہ کے دنیا میں دکھائے کوئی دنیا چھوڑ کر

اس کا اے شاہِ زمن سارا زمانہ ہو گیا
جو تمہارا ہو گیا سارا زمانہ چھوڑ کر

رہنمائے راہِ جنت ہے ترا نقشِ قدم
راہِ جنت طے نہ ہوگی تیرا رستہ چھوڑ کر

مثلِ گردوں سایۂ دستِ کرم ہے آج بھی
کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر

ہو سکے تو دیکھ اخترؔ باغِ جنت میں اُسے
وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

اے شافع امم شہ ذی جاہ

اے شافعِ اُمم شہِ ذی جاہ لے خبر
لِلّٰہ لے خبر مری لِلّٰہ لے خبر

دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر

منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد
اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر

پہنچے پہنچنے والے بہ منزل مگر شہا
ان کی جو تھک کے بیٹھے سرِ راہ لے خبر

جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب
گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر

منزل نئی، عزیز جدا، لوگ ناشناس
ٹوٹا ہے کوہِ غم میں پرِ کاہ لے خبر

وہ سختیاں سوال کی، وہ صورتیں مُہیب
اے غم زدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تری راہ لے خبر

اہلِ عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

باہر زبانیں پیاس سے ہیں، آفتاب گرم
کوثر کے شاہ کَثّرَہُ اللّٰہ لے خبر

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضاؔ
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے — پاؤں انگار ہے کیا ہونا ہے
چھپ کے لوگوں سے کیے جسکے گناہ — وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرم بے پروا دیکھ — سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
ہائے رے نیند مسافر تیری — کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے
دور جانا ہے رہا دن تھوڑا — راہ دشوار ہے کیا ہونا ہے
پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ — زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے
روشنی کی ہمیں عادت اور گھر — تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے
ہائے بگڑی تو کہاں آکر ناؤ — عین منجھدار ہے کیا ہونا ہے
کل تو دیدار کا دن اور یہاں — آنکھ بیکار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ — وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے
واں نہیں بات بنانے کی مجال — چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے
ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا — بیکسی یار ہے کیا ہونا ہے
آخری دید ہے آؤ مل لیں — رنج بیکار ہے کیا ہونا ہے
دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا — اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے
جانے والوں پہ یہ رونا کیسا — بندہ ناچار ہے کیا ہونا ہے
نزع میں دھیان نہ بٹ جائے کہیں — یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے
باتیں کچھ اور بھی تم سے کرتے — پر کہاں وار ہے کیا ہونا ہے
کیوں رضا کڑھتے ہو ہنستے اٹھو — جب وہ غفار ہے کیا ہونا ہے

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

خامہ قدرت کا حسنِ دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے
ناتواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ

اِس طرف روضہ کا نور اُس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضا
اُن سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُنکے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محمود کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

سرور کہوں کہ مالک

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ انکے ثناخواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

پُل سے اتارو

پُل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غمِ روزگار کا
یوں کھینچ لیجیے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ براق سے اس کی سبک روی
یوں جائیے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

ایسا گما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اے شوقِ دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجے کہ سر کو خبر نہ ہو

اُن کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

اے بھولے بھالے سُنّی ! دیوبندیوں وہابیوں سے دوستی، میل جول، انکے ساتھ کھانا پینا، سلام کرنا یہ سب کام مصطفیٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنے والے اور تیری آخرت کو برباد کرنے والے ہیں۔

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم
یا الٰہی کیوں کر اتریں پار ہم

کس بلا کی مے سے ہیں سرشار ہم
دن ڈھلا ہوتے نہیں ہشیار ہم

تم کرم سے مُشتری ہر عیب کے
جنسِ نامقبول ہر بازار ہم

دشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

لغزشِ پا کا سہارا ایک تم
گرنے والے لاکھوں نانہجار ہم

صدقہ اپنے بازووں کا المدد
کیسے توڑیں یہ بُتِ پندار ہم

دم قدم کی خیر اے جانِ مسیح
در پہ لائے ہیں دلِ بیمار ہم

اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور
جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند
مرمٹے پیاسے ادھر سرکار ہم

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

با عطا تم شاہ تم مختار تم
بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم

تم نے تو لاکھوں کو جانیں پھیر دیں
ایسا کتنا رکھتے ہیں آزار ہم

اپنی ستّاری کا یارب واسطہ
ہوں نہ رسوا برسرِ دربار ہم

میں نثار ایسا مسلماں کیجیے
توڑ ڈالیں نفس کا زُنّار ہم

سنیت سے کھٹکے سب کی آنکھ میں
پھول ہو کر بن گئے کیا خار ہم

قسمتِ ثور و حرا کی حرص ہے
چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم

ان کے آگے دعویٔ ہستی رضا
کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

اہلِ صراط روحِ امیں کو

اہلِ صراط روحِ امیں کو خبر کریں
جاتی ہے امتِ نبوی فرش پر کریں

اِن فتنہ ہائے حشر سے کہہ دو حذر کریں
نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپکے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں

سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں

ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں

جالوں پہ جال پڑ گئے لِلّٰہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں

منزل کڑی ہے شانِ تبسم کرم کرے
تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں

کلکِ رضاؔ ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

زہے عزت و اعتلائے

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد ﷺ

مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا
مَلک خادمانِ سرائے محمد ﷺ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد محمد خدائے محمد ﷺ

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گِروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد ﷺ

اِجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد ﷺ

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

جگمگا اٹھی مری گور کی خاک
تیرے قربان چمکنے والے

مہِ بے داغ کے صدقے جاؤں
یوں دمکتے ہیں دمکنے والے

عاصیو! تھام لو دامن ان کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

سنّیو! اُن سے مدد مانگے جاؤ
پڑے بکتے رہیں بکنے والے

موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب
اک ذرا سولیں بلکنے والے

جب گرے منہ سوئے میخانہ تھا
ہوش میں ہیں یہ بہکنے والے

کفِ دریائے کرم میں ہیں رضا
پانچ فوارے چھلکنے والے

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے

آنکھیں رو رو کے سجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے

ذبح ہوتے ہیں وطن سے بچھڑے
دیس کیوں گاتے ہیں گانے والے

سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

جیتے کیا دیکھ کے ہیں اے حورو!
طیبہ سے خلد میں آنے والے

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے

وہی دھوم ان کی ہے ماشاء اللہ
مٹ گئے آپ مٹانے والے

ساتھ لے لو مجھے میں مجرم ہوں
راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے

کیوں رضا آج گلی سونی ہے
اٹھ مرے دھوم مچانے والے

پُر نور ہے زمانہ صبح شب ولادت

پُرنور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت
پردہ اٹھا ہے کس کا صبحِ شبِ ولادت

جلوہ ہے حق کا جلوہ صبحِ شبِ ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبحِ شبِ ولادت

فصلِ بہار آئی شکلِ نگار آئی
گلزار ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت

پھولوں سے باغ مہکے شاخوں پہ مرغ چہکے
عہدِ بہار آیا صبحِ شبِ ولادت

دل جگمگا رہے ہیں قسمت چمک اٹھی ہے
پھیلا نیا اجالا صبحِ شبِ ولادت

شوکت کا دبدبہ ہے ہیبت کا زلزلہ ہے
شق ہے مکانِ کسریٰ صبحِ شبِ ولادت

خطبہ ہوا زمیں پر سکہ پڑا فلک پر
پایا جہاں نے آقا صبحِ شبِ ولادت

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

روح الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

پڑھتے ہیں عرش والے سنتے ہیں فرش والے
سلطانِ نو کا خطبہ صبحِ شبِ ولادت

پیارے ربیع الاوّل تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صبحِ شبِ ولادت

نوشہ بناؤ ان کو دولہا بناؤ ان کو
ہے عرش تک یہ شہرہ صبحِ شبِ ولادت

محروم رہ نہ جائیں دن رات برکتوں سے
اس واسطے وہ آیا صبحِ شبِ ولادت

آؤ فقیرو آؤ منھ مانگی آس پاؤ
بابِ کریم ہے وا صبحِ شبِ ولادت

سوکھی زبانوں آؤ اے جلتی جانوں آؤ
لہرا رہا ہے دریا صبحِ شبِ ولادت

تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صبحِ شبِ ولادت

بانٹا ہے دو جہاں میں تو نے ضیا کا باڑا
دیدے حسنؔ کا حصہ صبحِ شبِ ولادت

خبردار! لڑکا یا لڑکی میں سے کوئی ایک بھی بدعقیدہ ہو تو ہرگز نکاح نہیں ہوتا۔

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے
یہ کعبہ گھر اس کا ہوا چاہتا ہے

نہ کیوں آج کعبہ بنے رشکِ گلشن
وہ گل جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

یہ رو رو کے آپس میں بت کہہ رہے ہیں
خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے

ندا آرہی ہے کہ حق کے قمر کا
جہاں میں اجالا ہوا چاہتا ہے

خریدے گا عصیاں کو رحمت کے بدلے
خریدار پیدا ہوا چاہتا ہے

یہ عالم بنایا ہے جس کا براتی
ہویدا وہ دولہا ہوا چاہتا ہے

جو عالم کو قطرے سے سیراب کر دے
رواں ایسا دریا ہوا چاہتا ہے

فلک کے ستارے جھکے آرہے ہیں
کہ پیدا وہ مولیٰ ہوا چاہتا ہے

خدا کے خزانوں کا مختار و حاکم
شہِ دین و دنیا ہوا چاہتا ہے

ملائک مودب رہیں حکمِ رب ہے
کہ محبوب پیدا ہوا چاہتا ہے

صلوٰۃ وسلام عرض کرائے جمیل اب
اِجابت کا در وا ہوا چاہتا ہے

بندہ ملنے کو قریب

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

بڑھ چلی تیری ضیا اندھیر عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

تیری رحمت سے صفیُ اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجیُ اللہ کا بجرا تر گیا

تیری آمد تھی کہ بیتُ اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

وہ کہ اِس در کا ہوا خلقِ خدا اُسکی ہوئی
وہ کہ اِس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ | جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منھ پھر گیا
کیوں جنابِ بوُہریرہ تھا وہ کیسا جامِ شیر | جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منھ پھر گیا
واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے | یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا | فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا
ٹھوکریں کھاتے پھروگے اُن کے در پر پڑ رہو | قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے | کب کسی سے نگاہیں بچا کر چلے
کون اُن سے نگاہیں لڑا کر چلے | کس کی طاقت جو آنکھیں ملا کر چلے
وہ حسیں کیا جو فتنے اٹھا کر چلے | ہاں حسیں تم ہو فتنے مٹا کر چلے
رب کے بندوں کو رب سے ملا کر چلے | جلوۂ حق وہ ہم کو دکھا کر چلے
جگمگا ڈالیں گلیاں جدھر آئے وہ | جب چلے وہ تو کوچے بسا کر چلے
کوئی مانے نہ مانے یہ وہ جانے | سیدھا رستہ وہ سب کو بتا کر چلے
یادِ دامن سے مرجھائی کلیاں کھلیں | فیض سے اپنے غنچے کھلا کر چلے
شب کو شبنم کی مانند رویا کئے | صورتِ گل وہ ہم کو ہنسا کر چلے
بد سے بد کو لیا جس نے آغوش میں | کب کسی سے وہ دامن بچا کر چلے
سب کو اسلام کا تم نے بخشا شرف | گرتے پڑتوں کو پیارے اٹھا کر چلے
جسمِ پُرنور کا یوں تو سایا نہ تھا | اور پتھر میں نقشے جما کر چلے
جن کے دعوے تھے ہم ہی ہیں اہلِ زباں | سن کے قرآں زبانیں دبا کر چلے
داغِ دل ہم نے نوری دکھا ہی دیا | دردِ دل کا فسانہ سنا کر چلے

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یونہی خوار پھرتے ہیں

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کارِ خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے کتنے ہزار پھرتے ہیں

احمد رضا کا تازہ گلستاں

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

عرصہ ہوا وہ مردِ مجاہد چلا گیا
سینوں میں ایک سوزشِ پنہاں ہے آج بھی

ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں
اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیے
علماء حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمعِ فروزاں ہے آج بھی

بھر دی دلوں میں الفت و عظمت رسول کی
جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی

تم کیا گئے کہ رونقِ محفل چلی گئی
شعر و ادب کی زلف پریشاں ہے آج بھی

عالم کی موت کہتے ہیں عالَم کی موت ہے
اہلِ جہاں کی روح پریشاں ہے آج بھی

ﷲ اپنے فیض سے اب کام لیجیے
فتنوں کے سر اٹھانے کا امکاں ہے آج بھی

مرزا سرِ نیاز جھکاتا ہے اسلئے
علم و عمل پہ آپ کا احساں ہے آج بھی

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا — بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا
فضلِ رب سے پھر کمی کس بات کی — مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا
کشفِ رازِ مَنْ رَّاٰنِی یوں ہوا — تم ملے تو حق تعالیٰ مل گیا
بے خودی ہے باعثِ کشفِ حجاب — مل گیا ملنے کا رستہ مل گیا
ناخدائی کے لئے آئے حضور — ڈوبتوں کو بھی سہارا مل گیا
آنکھیں پُرنم ہوگئیں دل جھک گیا — جب ترا نقشِ کفِ پا مل گیا
خلد کیسا کیا چمن کس کا وطن — مجھ کو صحرائے مدینہ مل گیا
ہے محبت کس قدر نامِ خدا — نام حق سے نام والا مل گیا
اُن کے طالب نے جو چاہا پالیا — ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا
تیرے در کے ٹکڑے ہیں اور میں غریب — مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا
اے حسنِ فردوس میں جائیں جناب — ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

طلب کا منہ تو کس قابل ہے

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث — مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث
دوہائی یا مُحیُّ الدِّیں دوہائی — بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث
خدارا ناخدا آ دے سہارا — ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث
جِلا دے دیں جَلا دے کفر و الحاد — کہ تو محیی ہے تو قاتل ہے یا غوث
ترا وقت اور پڑے یوں دین پر وقت — نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث
خدارا مرہم خاکِ قدم دے — جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

نہ دیکھوں شکلِ مشکل تیرے آگے
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث

تو قوت دے میں تنہا کام بسیار
بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث

عدو بد دین مذہب والے حاسد
تو ہی تنہا کا زورِ دل ہے یا غوث

حسد سے اِن کے سینے پاک کر دے
کہ بدتر دِق سے بھی یہ سِل ہے یا غوث

دیا مجھ کو انہیں محروم چھوڑا
مرا کیا جرم حق فاصل ہے یا غوث

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی
نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے
یہ منھ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث

بھرن والے ترا جھالا تو جھالا
ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

چمن طیبہ میں سنبل

چمنِ طیبہ میں سُنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شکنِ ناز پہ وارے گیسو

کی جو بالوں سے ترے روضہ کی جارُوب کشی
شب کو شبنم نے تبرّک کو ہیں دھارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

آخرِ حج غمِ امت میں پریشاں ہوکر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سِدھارے گیسو

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کیلئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

طبیعت آج کیوں ایسی رسا ھے

طبیعت آج کیوں ایسی رسا ہے — کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے
صبا کیوں اس قدر اترا رہی ہے — چمن میں کونسا غنچہ کھلا ہے
عنادل گارہے ہیں کیوں ترانے — یہ کیسا شاد ہر شاہ و گدا ہے
یہ کیسے شادیانے بج رہے ہیں — یہ کیوں بابِ مسرت آج وا ہے
تحیر جب بڑھا ہاتف پکارا — رضائے قادری دولھا بنا ہے
براتی ہیں تمامی اہلسنّت — رضائے قادری دولھا بنا ہے
توکل کے شجر میں پھل یہ آیا — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
ترانے گا رہی ہیں قمریاں آج — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
امیدوں کے کھلے ہیں آج غنچے — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
بریلی کا نصیبہ جگمگایا — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
براتی آرہے ہیں وجد کرتے — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
یہ دیکھو صدقۂ صدیق اکبر — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
یہ ہے فاروقِ اعظم کی کرامت — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
کرم عثمان ذوالنورین کا ہے — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
سخاوت ہے علی مرتضیٰ کی — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
گھٹا بغداد سے اٹھی کرم کی — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
مبارک اہلسنّت کو مبارک — رضائے قادری دولھا بنا ہے
کہیں کیوں کر نہ اچھے تجھ کو اچھا — حضور اچھے کا تو اچھا ہوا ہے

بھکاری آرہے ہیں بھیک لینے
رضا کے در سے باڑا بٹ رہا ہے
جلیں اعدائے دیں نارِ حسد میں
کہ یوں ہی ان کی قسمت میں لکھا ہے
رضا کیوں کر نہ ہو اعدا پہ غالب
کہ وہ تو نائب شبیر خدا ہے
منافق ہے عدو اس آستاں کا
جو سنی ہے وہ اس در کا گدا ہے
رخ قبلہ اگر پوچھو تو کہہ دوں
درِ احمد رضا قبلہ نما ہے
بحمداللہ خوشبوئے رضا سے
دماغِ اہلسنّت بس رہا ہے
پھلے ان کا الٰہی باغِ اولاد
یہ ہر سنی کے لب پہ التجا ہے
جمیلؔ قادری الحمد للہ
کہ تو اس آستانے کا گدا ہے

آبروئے مومناں احمد رضا

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری
رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری
علم میں بحر رواں احمد رضا خاں قادری
دین میں گوہر فشاں احمد رضا خاں قادری
ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں
اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
دین کا دشمن ہو یا ہو دوست سب کے واسطے
ہے تری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری
تیرے صدقے میں خدا چاہے تو پائینگے غلام
کل وہاں باغِ جناں احمد رضا خاں قادری
عالمانِ مکہ و طیبہ نے لی تجھ سے سند
ہیں وہ تیرے قدرداں احمد رضا خاں قادری
کیا ستا سکتے ہیں تجھ کو تیرے اعدا مرشدا
حق ہے تجھ پر مہرباں احمد رضا خاں قادری
دیکھ کر جلوہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارُ کا
ہر عدو ہے بے زباں احمد رضا خاں قادری
آچلی تھی شیخ نجدی کے بیاباں میں بہار
بھیج دی تو نے خزاں احمد رضا خاں قادری
فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما
تجھ پہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری

آپ کا حامد ہے حامد سید کونین کا
ہے یہ تیری عزو شاں احمد رضا خاں قادری

محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں
اے امامِ مفتیاں احمد رضا خاں قادری

دے مبارکباد ان کو قادری رضوی جمیلؔ
جنکے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

زینت سجادہ و بزمِ قضا

زینتِ سجادہ و بزمِ قضا ملتا نہیں
لعل یکتائے شہ احمد رضا ملتا نہیں

وہ جو اپنے دور کا صدیق تھا ملتا نہیں
محرم رازِ محمد مصطفیٰ ﷺ ملتا نہیں

اب چراغِ دل جلا کر ہو سکے تو ڈھونڈیئے
پرَتوِ غوث و رضا و مصطفیٰ ملتا نہیں

عالموں کا معتبر وہ پیشوا ملتا نہیں
جو مجسم علم تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں

زاہدوں کا وہ مسلم مقتدا ملتا نہیں
جس پہ نازاں زہد تھا وہ پارسا ملتا نہیں

استقامت کا وہ کوہ محکم و بالا تریں
جس کے جانے سے زمانہ ہل گیا ملتا نہیں

چار یاروں کی ادائیں جس میں تھیں جلوہ نما
چار یاروں کا وہ روشن آئینہ ملتا نہیں

ایک شاخِ گل نہیں سارا چمن اندوہگیں
مصطفیٰ کا عندلیب خوشنوا ملتا نہیں

مفتیِ اعظم کا ذرہ کیا بنا اخترؔ رضا
محفلِ انجم میں اخترؔ دوسرا ملتا نہیں

جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز

جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز
کونین میں کسی کو نہ ہوگا کوئی عزیز

خاکِ مدینہ پر مجھے اللہ موت دے
وہ مردہ دل ہے جسکو نہ ہو زندگی عزیز

کیوں جائیں ہم کہیں کہ غنی تم نے کر دیا
اب تو یہ گھر پسند یہ در یہ گلی عزیز

جو کچھ تری رضا ہے خدا کی وہی خوشی
جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

شانِ کرم کو اچھے برے سے غرض نہیں
اس کو سبھی پسند ہیں اسکو سبھی عزیز

منگتا کا ہاتھ اٹھا تو مدینہ ہی کی طرف تیرا ہی در پسند تری ہی گلی عزیز
کونین دے دیئے ہیں ترے اختیار میں اللہ کو بھی کتنی ہے خاطر تری عزیز
قرآن کھا رہا ہے اسی خاک کی قسم ہم کون ہیں خدا کو ہے تیری گلی عزیز
طیبہ کے ہوتے خلدِ بریں کیا کروں حسنؔ مجھ کو یہی پسند ہے مجھ کو یہی عزیز

شہِ عرش اعلیٰ سلام" علیکم

شہِ عرشِ اعلیٰ سلام" علیکم حبیبِ خدایا سلام" علیکم
مرے ماہِ طیبہ سلام" علیکم شہنشاہِ بطحا سلام" علیکم
جو تشریف لائے وہ سلطانِ عالم تو کعبہ پکارا سلام" علیکم
دو عالم کا آقا و مولیٰ بنا کر تمہیں حق نے بھیجا سلام" علیکم
یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے شہِ دین و دنیا سلام" علیکم
تمنا ہے اپنی مدینے پہنچ کر کہوں پیشِ روضہ سلام" علیکم
دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا ہو لب پر وظیفہ سلام" علیکم
جمیلؔ اپنے آقا شفیع الامم پر پڑھے جا ہمیشہ سلام" علیکم

لَم یَاتِ نَظِیرُكَ فِیْ نَظَرٍ

لَم یَاتِ نَظِیرُكَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سرسوہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا
اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی من بیکس و طوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلیٰ لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرضے بکُنی
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

اَنَافِیْ عَطَشٍ وَّ سَخَاکَ اَتَمْ اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند اِدھر بھی گرا جانا

اَلْقَلْبُ شَحٍ وَّالْھَمُّ شُجُوْں دل زار چناں جاں زیرِ چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مورا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاکَ فَزِدْحَرْقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا
موراتن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامہ خامِ نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
اِرشادِ اَحِبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

اپنے در پہ جو بلاؤ

اپنے در پہ جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو
میری بگڑی جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

قید شیطاں سے چھڑاؤ تو بہت اچھا ہو
مجھ کو اپنا جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

گردشِ دور نے پامال کیا مجھ کو حضور
اپنے قدموں میں سلاؤ تو بہت اچھا ہو

یوں تو کہلاتا ہوں بندہ میں تمہارا لیکن
اپنا کہہ کے جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو

تم تو مُردوں کو جلا دیتے ہو میرے آقا
میرے دل کو بھی جلاؤ تو بہت اچھا ہو

جس نے شرمندہ کیا مہر و مہ و انجم کو
اک جھلک پھر وہ دکھاؤ تو بہت اچھا ہو

رو چکا یوں تو میں اوروں کیلئے خوب مگر
اپنی الفت میں رلاؤ تو بہت اچھا ہو

یوں نہ اختر کو پھراؤ مرے مولیٰ در در
اپنی چوکھٹ پہ بٹھاؤ تو بہت اچھا ہو

یاد میں جسکی نہیں

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہرِ فروزاں ہم کو

دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں
کیا ہی خود رفتہ کیا جلوۂ جاناں ہم کو

جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھا دے وہ ادائے گلِ خنداں ہم کو

شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک دور
ہاں جلا دے شررِ آتش پنہاں ہم کو

خاک ہو جائیں درِ پاک پہ حسرت مٹ جائے
یا الٰہی نہ پھرا بے سروساماں ہم کو

پاؤں غربال ہوئے راہِ مدینہ نہ ملی
اے جنوں اب تو ملے رخصتِ زنداں ہم کو

میرے ہر زخمِ جگر سے یہ نکلتی ہے صدا
اے ملیحِ عربی کر دے نمک داں ہم کو

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

گر لبِ پاک سے اقرارِ شفاعت ہو جائے
یوں نہ بے چین رکھے جوششِ عصیاں ہم کو

پردہ اُس چہرۂ انور سے اٹھا کر اک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہِ تاباں ہم کو

اے رضا وصفِ رخِ پاک سنانے کیلئے
نذر دیتے ہیں چمن مرغِ غزل خواں ہم کو

کرے چارہ سازی

کرے چارہ سازی زیارت کسی کی
بھرے زخم دل کے ملاحت کسی کی

چمک کر یہ کہتی ہے طلعت کسی کی
کہ دیدارِ حق ہے زیارت کسی کی

نہ رہتی جو پردوں میں صورت کسی کی
نہ ہوتی کسی کو زیارت کسی کی

عجب پیاری پیاری ہے صورت کسی کی
ہمیں کیا خدا کو ہے اُلفت کسی کی

ابھی پار ہوں ڈوبنے والے بیڑے
سہارا لگا دے جو رحمت کسی کی

کسی کو کسی سے ہوئی ہے نہ ہوگی
خدا کو ہے جتنی محبت کسی کی

رہے دل کسی کی محبت میں ہردم
رہے دل میں ہردم محبت کسی کی

قمر اک اشارہ میں دو ٹکڑے دیکھا
زمانہ پہ روشن ہے طاقت کسی کی

ہمیں ہیں کسی کی شفاعت کی خاطر
ہماری ہی خاطر شفاعت کسی کی

مصیبت زدو شاد ہو تم کہ اُن سے
نہیں دیکھی جاتی مصیبت کسی کی

نہ پہنچیں گے جب تک گنہگار اُن کے
نہ جائے گی جنّت میں اُمت کسی کی

مدینہ کا جنگل ہو اور ہم ہوں زاہد
نہیں چاہیے ہم کو جنت کسی کی

بھرے جائیں گے خلد میں اہلِ عصیاں
نہ جائے گی خالی شفاعت کسی کی

وہی سب کے مالک اُنھیں کا ہے سب کچھ
نہ عاصی کسی کے نہ جنت کسی کی

خدا سے دعا ہے کہ ہنگام رخصت
زبانِ حسؔن پر ہو مدحت کسی کی

پیش حق مژدہ شفاعت کا

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانیکی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جسکی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو
جُرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

سوختہ جانوں پہ وہ پُر جوش رحمت آئے ہیں
آبِ کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

آفتاب ان کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صِر صِر جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مِثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضؔا
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُنکا سناتے جائیں گے

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ

اٹھا دو پردہ دکھادو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

نہیں وہ میٹھی نگاہِ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے اُن کے خدا بچائے جلالِ باری عتاب میں ہے

جلی جلی بُو سے اُس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشم والا
کبابِ آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

اُنھیں کی بُو مایۂ سمن ہے اُنھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
اُنھیں سے گلشن مہک رہے ہیں اُنھیں کی رنگت گلاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتادو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خُدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضؔا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

سونا جنگل رات اندھیری

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجا ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بیکس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

شکر خدا کہ آج گھڑی

شکرِ خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
ناشکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے

ماہِ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دوپہر کی ہے

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے

ہوتے کہاں خلیل و بِنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

مجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوكَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بد ہیں مگر انہیں کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف
کافر اِدھر کی ہے نہ اُدھر کی اَدھر کی ہے

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

ذکرِ خدا جو اُن سے جدا چاہو نجدیو!
واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے

بے ان کے واسطہ کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

دنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانہر کی ہے

دامن کا واسطہ مجھے اس دھوپ سے بچا
مجھ کو تو شاق جاڑوں میں اس دوپہر کی ہے

آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا
مشتاق طبع لذتِ سوزِ جگر کی ہے

بھینی سہانی صبح میں

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
چبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابرِ کرم سے عرض یہ میزابِ زر کی ہے

آغوشِ شوق کھولے ہے جن کیلئے حطیم
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دُھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

عشاقِ روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

محبوب ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زُلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو!
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

ما و شما تو کیا کہ خلیلِ جلیل کو
کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پُرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اِک تری سیدھی نظر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضا ترے دامانِ تر کی ہے

جہاں بانی عطا کردیں

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

جہاں میں اُنکی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کردیں
زمیں کو آسماں کردیں ثریا کو ثریٰ کردیں

فضا میں اڑنے والے یوں نہ اترائیں ندا کردیں
وہ جب چاہیں جسے چاہیں اسے فرماں روا کردیں

مری مشکل کو یوں آساں مرے مشکل کشا کردیں
ہراک موجِ بلا کو میرے مولیٰ ناخدا کردیں

عطا ہو بے خودی مجھ کو خودی میری ہوا کردیں
مجھے یوں اپنی الفت میں مرے مولیٰ فنا کردیں

جہاں میں عام پیغامِ شہ احمد رضا کردیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کردیں

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر، مادر، برادر، مال و جان ان پر فدا کردیں

منور میری آنکھوں کو مرے شمس الضحیٰ کردیں
غموں کی دھوپ میں وہ سایہ زلف دوتا کردیں

کسی کو وہ ہنساتے ہیں کسی کو وہ رلاتے ہیں
وہ یونہی آزماتے ہیں وہ اب تو فیصلہ کردیں

گلِ طیبہ میں مل جاؤں گلوں میں مل کے کھل جاؤں
حیاتِ جاودانی سے مجھے یوں آشنا کردیں

انھیں منظور ہے جب تک یہ دورِ آزمائش ہے
نہ چاہیں تو ابھی وہ ختم دورِ ابتلا کردیں

مجھے کیا فکر ہو اختر مرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتارِ بلا کردیں

سر سوئے روضہ جھکا

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

بے خودی میں سجدۂ در یا طواف
جو کیا، اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

اُن کو تملیکِ ملیکُ الملک سے
مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا

اُن کے نامِ پاک پر دل جان و مال
نجدیا سب تج دیا پھر تجھ کو کیا

یٰعِبَادِیْ کہہ کے ہم کو شاہ نے … اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب … تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی … یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں … ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں … خلد میں پہنچا رضاؔ پھر تجھ کو کیا

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہوکر

گزرے جس راہ سے وہ سیدِ والا ہوکر … رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہوکر
رُخِ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی … رہ گیا بوسہ دہِ نقشِ کفِ پا ہوکر
وائے محرومیِ قسمت کہ میں پھر اب کی برس … رہ گیا ہمرہِ زوّارِ مدینہ ہوکر
چمنِ طیبہ ہے وہ باغ کہ مرغِ سدرہ … برسوں چہکے ہیں جہاں بلبلِ شیدا ہوکر
صرصرِ دشت مدینہ کا مگر آیا خیال … رشکِ گلشن جو بنا غنچۂ دل وا ہوکر
گوشِ شہ کہتے ہیں فریاد رَسی کو ہم ہیں … وعدہ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہوکر
ہے یہ امید رضاؔ کو تری رحمت سے شہا … نہ ہو زِندانیِ دوزخ ترا بندہ ہوکر

وہ بڑھتا سایہ رحمت چلا

وہ بڑھتا سایۂ رحمت چلا زُلفِ معنبر کا … ہمیں اب دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا
جو بے پردہ نظر آجائے جلوہ روئے انور کا … ذرا سا منہ نکل آئے ابھی خورشیدِ خاور کا
چمک سکتا ہے تو چمکے مقابل اُنکی طلعت کے … ہمیں بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا
رواں ہو سلسبیلِ عشقِ سرور میرے سینے میں … نہ ہو پھر نار کا کچھ غم نہ ڈر خورشیدِ محشر کا
ترا ذرّہ وہ ہے جس نے کھلائے ان گنت تارے … ترا قطرہ وہ ہے جس سے ملا دھارا سمندر کا

بتانا تھا کہ نیچر ان کے زیرِ پا مسخر ہے
بنا پتھر میں یوں نقشِ کفِ پا میرے سرور کا
وہ ظلِ ذاتِ رحمٰں ہیں نبوت کے مہِ تاباں
نہ ظِل کا ظِل کہیں دیکھا نہ سایہ ماہِ واختر کا

شاہِ کونین جلوہ نما ہوگیا

شاہِ کونین جلوہ نما ہوگیا
رنگ عالم کا بالکل نیا ہوگیا
منتخب آپ کی ذاتِ والا ہوئی
نامِ پاک آپ کا مصطفیٰ ہوگیا
مل گیا تجھ سے اللہ کا راستہ
حق سے ملنے کا تو واسطہ ہوگیا
ایسی نافذ تمہاری حکومت ہوئی
تم نے جس وقت جو کچھ کہا ہوگیا
مہ دو پارہ ہوا سورج الٹا پھرا
جب اشارا تمہارا ذرا ہوگیا
اس کو فرصت غمِ دو جہاں سے ملی
جو بھی دل سے غلام آپ کا ہوگیا
روزِ محشر ہر اک نام لیوا ترا
اک اشارے میں تیرے رہا ہوگیا
خلق کیونکر نہ اس کو کہے تاجدار
جو ترے آستاں کا گدا ہوگیا
نام تیرا دمِ نزع جس نے لیا
اس کا ایمان پر خاتمہ ہوگیا
ناز کر اے جمیلؔ اپنی قسمت پہ تو
خاکِ نعلینِ احمد رضا ہوگیا

کرتے ہیں جن و بشر

کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا
بج رہا ہے چار سو عالم میں ڈنکا غوث کا
نارِ دوزخ سے بچائے گا سہارا غوث کا
لے چلے گا خلد میں ادنیٰ اشارا غوث کا
ہاں ذرا ٹھہرو فرشتو پھر جو چاہو پوچھنا
کر تو لینے دو مجھے پہلے نظارا غوث کا
آنکھیں ملنے کیلئے ہاتھ آئے چوکھٹ غوث کی
سر رگڑنے کیلئے مل جائے روضہ غوث کا
جلتے ہیں دشمن خدا کے ان کے ذکر و فکر سے
ورد سب اللہ والے کرتے ہیں یا غوث کا

عمر بھر رکھنا جمیلؔ قادری وردِ زباں
نام حق کا اور حبیبِ کبریا کا غوث کا
غوث کو کیونکر نہ آئے پیار تم پر اے جمیل
ہے رضا مرشد تمہارا جب کہ پیارا غوث کا

خدا کے فضل سے ہم پر

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
مُرِیْدِی لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا
ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظم کا
گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آنہیں سکتا معما غوثِ اعظم کا
فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رتبہ غوثِ اعظم کا
عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نامِ والا غوثِ اعظم کا
ندا دیگا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کرلیں نظارا غوثِ اعظم کا
فرشتو روکتے کیوں ہو مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کسکا غوثِ اعظم کا
مری پھوٹی ہوئی تقدیر کی قسمت چمک جائے
بنائے مجھ کو اپنا سگ جو کتا غوثِ اعظم کا
جمیلؔ قادری سو جان سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

عاشقو ورد کرو صلِ علیٰ

عاشقو ورد کرو صلِّ علیٰ آجکی رات
میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح وثنا آجکی رات
پھیلی عالم میں محمد ﷺ کی ضیا آجکی رات
مہ وخورشید نے منھ ڈھانک لیا آجکی رات
مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آجکی رات
وا درِ پاک اجابت کا ہوا آجکی رات
اسلئے نصب کیا سبز علم کعبہ پر
ہفت اقلیم کا مالک وہ ہوا آجکی رات

اہلِ توحید سے تکبیر کا وہ شورؔ اٹھا
کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آجکی رات
سرنگوں ہوگئے بت روئے زمیں کے سارے
کعبۂ پاک بھی سجدے میں جھکا آجکی رات
آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہہ کر
کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آجکی رات
جانور دیتے ہیں آپس میں مبارکبادی
اور شیاطیں میں ہے فریاد وبکا آجکی رات
آرہے ہیں درِ اقدس پہ مرادیں لینے
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ وگدا آجکی رات
اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا
سنّیو مل کے کرو شکرِ خدا آجکی رات
اے جمیلِ رضوی وصفِ نبی کر اتنا
کہ رضا مند ہو احمد کی رضا آجکی رات

دل کہتا ہے ہر وقت

دل کہتا ہے ہر وقت صفت انکی لکھا کر
کہتی ہے زباں نعت محمد ﷺ کی پڑھا کر
اس محفلِ میلاد میں اے بندۂ سرکار
جب آئے درود اس شہِ عالم پہ پڑھا کر
خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو
اے سائلو مانگو تو ذرا ہاتھ اٹھا کر
کیا دور ہے سرکارِ مدینہ کے کرم سے
تھوڑی سی جگہ دیں ہمیں طیبہ میں بلا کر
بہکاتا ہے یوں نفس کہ گھر چھوڑ نہ اپنا
ایمانؔ یہ کہتا ہے مدینہ میں رہا کر
ہوگا نہ اثر ہم پہ کہ ہم عبد نبی ہیں
ہاں آتشِ دوزخ ہمیں دیکھے تو جلا کر
مجرم سہی بدکار سہی پر ہے یقیں یہ
ہم خلد میں جائیں گے کہ مولیٰ کے ہیں چاکر
ہے نازوں کی پالی ہوئی یہ امتِ عاصی
مولیٰ یہ کہیں گے کہ رہا اسکو خدا کر
تب حشر میں اللہ نبی سے یہ کہے گا
محبوب جسے چاہے تو دوزخ سے رہا کر
آجانا مدد کیلئے اے ماہِ مدینہ
احباب چلیں قبر میں جب مجھ کو سلا کر
وہ روز جمیلِ رضوی کو ہو میسّر
کچھ نعت پڑھے روضۂ پُر نور پہ آکر

یا رسول اللہ آکر دیکھ لو

یا رسول اللہ آ کر دیکھ لو
یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو

سیکڑوں کے دل منوّر کر دیے
اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو

رنج و غم درد و اَلم کی میرے گرد
بھیڑ ہے سرکار آ کر دیکھ لو

چھیڑے جاتے ہیں ہمیں منکر نکیر
گور میں تشریف لا کر دیکھ لو

یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں
بے نواؤ آزما کر دیکھ لو

چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے
نامُرادو ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو

سیرِ جنت دیکھنا چاہو اگر
روضۂ انور پہ آ کر دیکھ لو

دو جہاں کی سرفرازی ہو نصیب
ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو

انکی رِفعت کا پتہ ملتا نہیں
مہر و مہ چکر لگا کر دیکھ لو

اِس جمیلِ قادری کو بھی حضور
اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

یارب مرے دل میں ھے

یارب مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ
ان آنکھوں سے دکھلا مجھے صحرائے مدینہ

نکلے نہ کبھی دل سے تمنائے مدینہ
سر میں رہے یارب مرے سودائے مدینہ

ایسا مری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

پھرتے ہیں یہاں ہند میں ہم بے سروساماں
طیبہ میں بلالو ہمیں آقائے مدینہ

یاد آتا ہے جب روضۂ پُر نور کا گنبد
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

بلواکے مدینہ میں جمیلِ رضوی کو
سگ اپنا بنالو اسے مولائے مدینہ

ہے کونین کے سر پہ

ہے کونین کے سر پہ رحمت نبی کی
کرے پھر نہ کیوں ناز امت نبی کی

نہ کیونکر رہے ہر جگہ سنّیوں پر
خدا کا کرم اور عنایت نبی کی

ہمیں جائیں گے خلد میں سب سے پہلے
نبی کے ہیں ہم اور جنت نبی کی

بنائے گئے ہم شفاعت کی خاطر
ہمارے لئے ہے شفاعت نبی کی

وہی لطف پائیں گے روزِ قیامت
جو رکھتے ہیں دنیا میں الفت نبی کی

قیامت کا دن صرف اس واسطے ہے
کہ دکھلائیں اس روز عزت نبی کی

فقط ایک عالم نہیں اس پہ شیدا
خدا کو بھی پیاری ہے صورت نبی کی

عجب جالیاں ہیں سنہری سنہری
عجب پیاری پیاری ہے تُربت نبی کی

بلایا خدا نے انھیں لامکاں میں
ہوئی عرشِ اعظم پہ دعوت نبی کی

صحابہ ہیں سب مثلِ انجم درخشاں
سفینہ ہے امت کا عترت نبی کی

ابوبکر کی شان و عزت تو دیکھو
رہی بعدِ رحلت بھی قُربت نبی کی

کسی کی کسی کو نہیں ہے نہ ہو گی
خدا کو ہے جتنی محبت نبی کی

جمیلؔ اپنے ایماں کا ایمان یہ ہے
کہ ہو دل میں خالص محبت نبی کی

فرقت طیبہ کی وحشت

فرقتِ طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے
میں مدینہ کو چلوں وہ دن پھر آئے خیر سے

دل میں حسرت کوئی باقی رہ نہ جائے خیر سے
راہِ طیبہ میں مجھے یوں موت آئے خیر سے

مر کے بھی دل سے نہ جائے الفتِ باغِ نبی
خلد میں بھی باغِ جاناں یاد آئے خیر سے

فرقتِ طیبہ کے ہاتھوں جیتے جی مردہ ہوئے
موت یارب ہم کو طیبہ میں جلائے خیر سے

ہو مجھے سیرِ گلستانِ مدینہ یوں نصیب
میں بہاروں میں چلاوں خود کو گمائے خیر سے

زندہ باد اے آرزوئے باغِ طیبہ زندہ باد
تیرے دم سے ہیں زمانے کے ستائے خیر سے

نجدیوں کی چیرہ دستی یا الٰہی تابکے
یہ بلائے نجدیہ طیبہ سے جائے خیر سے

جھانک لو آنکھوں میں انکی حسرتِ طیبہ لیے
زائرِ طیبہ ضیائے طیبہ لائے خیر سے

سنگِ در سے آملے طیبہ میں اب تو جا ملے
آگئے در پہ ترے تیرے بلائے خیر سے

گوش بر آواز ہوں قدسی بھی اسکے گیت پر
باغِ طیبہ میں جب اختر گنگنائے خیر سے

پیروں کے آپ پیر ہیں

پیروں کے آپ پیر ہیں یا غوث المدد
اہلِ صفا کے میر ہیں یا غوث المدد

رنج و الم کثیر ہیں یا غوث المدد
ہم عاجز و اسیر ہیں یا غوث المدد

ہم کیسے جی رہے ہیں یہ تم سے کیا کہیں
ہم ہیں الم کے تیر ہیں یا غوث المدد

تیرِ نظر سے پھیر دو سارے الم کے تیر
کیا یہ الم کے تیر ہیں یا غوث المدد

تیرے ہی ہاتھ لاج ہے یا پیرِ دستگیر
ہم تیرے دستگیر ہیں یا غوث المدد

صدقہ رسولِ پاک کا جھولی میں ڈال دو
ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد

دل کی سنائے اختر دل کی زبان میں
کہتے یہ بہتے نیر ہیں یا غوث المدد

ہر نظر کانپ اٹھے گی

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائیگا
پر یہ ناز انکے بندے کا دیکھیں گے سب تھام کر انکا دامن مچل جائیگا

موج کترا کے ہم سے چلی جائیگی رخ مخالف ہوا کا بدل جائیگا
جب اشارہ کریں گے وہ نامِ خدا اپنا بیڑا بھنور سے نکل جائیگا

یوں تو جیتا ہوں حکمِ خدا سے مگر میرے دل کی ہے انکو یقیناً خبر
حاصلِ زندگی ہوگا وہ دن مرا ان کے قدموں پہ جب دم نکل جائیگا
رَبِّ سلِّم وہ فرمانے والے ملے کیوں ستاتے ہیں اے دل تجھے وسوسے
پُل سے گزریں گے ہم وَجد کرتے ہوئے کون کہتا ہے پاؤں پھسل جائیگا
اخترِ خستہ کیوں اتنا بے چین ہے تیرا آقا شہنشاہِ کونین ہے
لَو لگا تو سہی شاہِ لولاک سے غم مسرت کے سانچے میں ڈھل جائیگا

اے صبا لے جا

اے صبا لے جا مدینہ کو پیام
عرض کر دے ان سے با صد احترام
اے مکینِ گنبدِ خضرا سلام
اے شکیبِ ہر دلِ شیدا سلام
اب مدینے میں مجھے بلوایئے
اپنے بیکس پر کرم فرمایئے
بُلبلِ بے پَر پہ ہو جائے کرم
آشیانش دہ بہ گلزارِ حَرم
ہند کا جنگل مجھے بھاتا نہیں
بس گئی آنکھوں میں طیبہ کی زمیں
زندگی کے ہیں مدینے میں مزے
عیش جو چاہے مدینے کو چلے
زندگی کے ہیں مدینے میں مزے
عیش جو چاہے مدینے میں مرے
خلد کی خاطر مدینہ چھوڑ دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں
مجھ سے پہلے میرا دل حاضر ہوا
ارضِ طیبہ کس قدر ہے دلرُبا
کتنی پیاری ہے مدینہ کی چمک
روشنی ہی روشنی ہے تا فلک
کتنی بھینی ہے مدینہ کی مہک
بَس گئی بُوئے مدینہ عرش تک
کتنی روشن ہے یہاں ہر ایک شب
ہر طرف ہے تابشِ ماہِ عرب

کیا مدینہ کو ضرورت چاند کی　ماہِ طیبہ کی ہے ہر سو چاندنی
نور والے صاحبِ معراج ہیں　مہرومہ ان کے سبھی محتاج ہیں
اے خوشا بخت رسائے اخترت　باز آوردی گدا را بردرت

مفتی اعظم دین خیرالوریٰ

مفتیِ اعظم دینِ خیرُ الوریٰ　جلوۂ شانِ عرفانِ احمد رضا
دیدِ احمد رضا ہے تمہیں دیکھنا　ذاتِ احمد رضا کا ہو تم آئینہ
کیا کہوں حق کے ہو کیسے تم مقتدیٰ　مقتدایانِ حق کرتے ہیں اقتدا
انکی مدحت کو میں کس سے مانگوں زباں　کیا مقامِ ثریا بتائے ثریٰ
احمدِ نوری کے ہیں یہ مظہر تمام　یہ ہیں نوری میاں نوری ہر ہر ادا
ہیں بہت علم والے بھی اور پیر بھی　آنکھوں دیکھا نہ ان سا نہ کانوں سنا
اُن کے حاسد پہ وہ دیکھو بجلی گری　وہ جَلا دیکھ کر وہ جلا وہ جلا
وہ جلیں گے ہمیشہ جو تجھ سے جلیں　مر کے بھی دل جلوں کو نہ چین آئیگا
عاشقوں کے جگر ان سے ٹھنڈے رہیں　دشمنوں پر رہیں بن کے شکلِ قضا
اور ہوں گے جنھیں تجھ سے لالچ ہو کچھ　تیرے اختر کو کافی ہے تیری رضا

تمہیں جس نے بھی دیکھا

تمہیں جس نے بھی دیکھا کہہ اٹھا احمد رضا تم ہو　جمالِ حضرتِ احمد رضا کا آئینہ تم ہو
تمہارے نام میں تم کو بزرگی کی سند حاصل　رضا وجہہ بزرگی ہے رضائے مصطفیٰ تم ہو
تمہارے نام میں یوں ہیں رضا و مصطفیٰ دو جز　رضا والے یقیناً مصطفیٰ کے مصطفیٰ تم ہو
تمہاری رفعتوں کی ابتدا بھی پا نہیں سکتا　کہ افتادہ زمیں ہوں میں بلندی کا سما تم ہو

حیات و موت وابستہ تمہارے دم سے ہیں دونوں
ہماری زندگی ہو اور دشمن کی قضا تم ہو

یہ نوری چہرہ یہ نوری ادائیں سب یہ کہتے ہیں
شبیہِ غوث ہو نوری میاں ہو اور رضا تم ہو

جنابِ مفتی اعظم کے فیضانِ تجلی سے
شبستانِ رضا میں خیر سے اختر رضا تم ہو

بخت خفتہ نے مجھے

بختِ خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا
چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

آہ قسمت مجھے دنیا کے غموں نے روکا
ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا

سر تو سر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے
موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا

ہاتھ پکڑے ہوئے لے جاتے جو طیبہ مجھ کو
ساتھ اتنا بھی تو میرے رُفقا نے نہ دیا

شربتِ دید نے اور آگ لگا دی دل میں
تپشِ دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا

اب کہاں جائیگا نقشہ ترا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

میرے اعمالِ سیہ نے کیا جینا دوبھر
زہر کھاتا ترے ارشاد نے کھانے نہ دیا

اور چمکتی سی غزل کوئی پڑھو اے نوری
رنگ اپنا ابھی جمنے شعرا نے نہ دیا

کچھ ایسا کردے مرے کردگار

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں

نہ کیسے یہ گُل و غنچے ہوں خوار آنکھوں میں
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

وہ نور دے میرے پروردگار آنکھوں میں
کہ جلوہ گر رہے رخ کی بہار آنکھوں میں

بصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو
لگاؤں خاکِ قدم بار بار آنکھوں میں

تمہارے قدموں پہ موتی نثار ہونے کو
ہیں بے شمار مری اشکبار آنکھوں میں

انھیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے
جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

یہ اشتیاقِ تری دید کا ہے جانِ جہاں
دم آگیا ہے دمِ احتضار آنکھوں میں

وہ سبز سبز نظر آرہا ہے گنبدِ سبز
قرار آگیا یوں بے قرار آنکھوں میں

بہارِ دنیا ہے فانی نظر نہ کر اس پر
ہے کوئی دم کی یہ ساری بہار آنکھوں میں

یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آجائے
کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پہ کیا ہے مرے تصوّر نے
کہ آج کھینچ دی تصویرِ یار آنکھوں میں

فرشتو پوچھتے ہو مجھ سے کس کی امت ہو
لو دیکھ لو یہ ہے تصویرِ یار آنکھوں میں

پیا ہے جامِ محبت جو آپ نے نوری
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

فوج غم کی برابر چڑھائی ہے

فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے
دافعِ غم تمہاری دوہائی ہے

عمر کھیلوں میں ہم نے گنوائی ہے
عمر بھر کی یہی تو کمائی ہے

تم کو عالم کا مالک کیا اُس نے
جس کی مملوک ساری خدائی ہے

جب خدا خود تمہارا ہوا تو پھر
کون سی چیز ہے جو پرائی ہے

انبیا کو رسائی ملی تم تک
بس تمہاری خدا تک رسائی ہے

میرا بیڑا کنارے لگے پیارے
نوح کی ناؤ کس نے ترائی ہے

میرے دل کی لگی بھی بجھا دیجے
نارِ نمرود کس نے بجھائی ہے

کاش وہ حشر کے دن کہیں مجھ سے
نارِ دوزخ سے تجھ کو رہائی ہے
پیارے خوشبو تمہارے پسینے کی
خلد کے پھولوں سے بھی سِوائی ہے
اُس رضا پر ہو مولیٰ رضائے حق
راہ جس نے تمہاری جِلائی ہے
شوقِ دیدارِ نوری میں اے نوری
روح کھنچ کر اب آنکھوں میں آئی ہے

کرم جو آپکا اے سید ابرار

کرم جو آپ کا اے سیدِ ابرار ہو جائے
تو ہر بدکار بندہ دم میں نیکوکار ہو جائے
جو مومن دیکھے تم کو محرمِ اسرار ہو جائے
جو کافر دیکھ لے تم کو تو وہ دیندار ہو جائے
جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہو جائے
جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل و خوار ہو جائے
تلاطم کیسا ہی کچھ ہے مگر اے ناخدائے من
اشارہ آپ فرما دیں تو بیڑا پار ہو جائے
بھرم رہ جائے محشر میں نہ پلہ ہلکا ہو اپنا
الٰہی میرے پلّے پر مرا غم خوار ہو جائے
اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج برآمد ہو
اٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہو جائے
تمہارے حکم کا باندھا ہوا سورج پھرے الٹا
جو تم چاہو کہ شب دِن ہو، ابھی سرکار ہو جائے
قوافی اور مضامیں اچھے اچھے ہیں ابھی باقی
مگر بس بھی کرو نوری نہ پڑھنا بار ہو جائے

پیام لے کے جو آئی صبا

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے
مریضِ عشق کی لائی دوا مدینے سے
ملے ہمارے بھی دل کو جلا مدینے سے
کہ مہر و ماہ نے پائی ضیا مدینے سے
تمام شاہ و گدا پل رہے ہیں اس در سے
ملی جہان کو روزی سدا مدینے سے
بتا دے کوئی کسی اور سے بھی کچھ پایا
جسے ملا جو ملا وہ ملا مدینے سے
نہ چین پائے گا یہ غمزدہ کسی صورت
مریضِ غم کو ملے گی شفا مدینے سے

لگاؤ دل کو نہ دنیا میں ہر کسی شئے سے
تعلق اپنا ہو کعبے سے یا مدینے سے

چمن کے پھول کھلے مردہ دل بھی جی اٹھے
نسیم خلد سے آئی ہے یا مدینے سے

تمہارے قدموں پہ سر صدقے جاں فدا ہو جائے
نہ لائے پھر مجھے میرا خدا مدینے سے

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد
الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

ترے نصیب کا نوری ملے گا تجھ کو بھی
لے آئے حصہ یہ شاہ و گدا مدینے سے

خواجۂ ہند وہ دربار

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ہے تری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

گلشنِ ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابرِ کرم زور برسنا تیرا

پھر مجھے اپنا درِ پاک دکھا دے پیارے
آنکھیں پر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

ظلِ حق غوث پہ ہے غوث کا سایہ تجھ پر
سایہ گستر سرِ خدام پہ سایہ تیرا

تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رفیع
دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ تیرا

جب سے تو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر
اولیاء سر پہ قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدیں ہے
اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

ایسا تجھے خالق نے

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا

طلعت سے زمانہ کو پُر انوار بنایا
نکہت سے گلی کوچوں کو گلزار بنایا

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

عالم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری
سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا

یہ لذت پابوس کہ پتھر نے جگر میں
نقشِ قدمِ سیّد ابرار بنایا

اللہ تعالیٰ بھی ہوا اسکا طرفدار
سرکار تمہیں جس نے طرف دار بنایا

گلزارِ جناں تیرے لئے حق نے بنائے
اپنے لئے تیرا گلِ رخسار بنایا

بے یار و مددگار جنھیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تجھے یار و مددگار بنایا

ہر بات بداعمالیوں سے میں نے بگاڑی
اور تم نے مری بگڑی کو ہر بار بنایا

ان کے لبِ رنگیں کی نچھاور تھی وہ جس نے
پتھر میں حسنؔ لعلِ پر انوار بنایا

تمہارا نام مصیبت میں جب

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

گناہگار پہ جب لطف آپ کا ہوگا
کیا بغیر کیا، بے کیا کیا ہوگا

خدا کا لطف ہوا ہوگا دستگیر ضرور
جو گرتے گرتے ترا نام لے لیا ہوگا

دکھائی جائیگی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہوگا

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہوگا

کسی طرف سے صدا آئیگی حضور آؤ
نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہوگا

کسی کے پلّہ پہ یہ ہونگے وقتِ وزنِ عمل
کوئی امید سے منہ ان کا تک رہا ہوگا

کوئی کہے گا دہائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

کسی کو لیکے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا

شکستہ پا ہوں مرے حال کی خبر کر دو
کوئی کسی سے یہ رو رو کے کہہ رہا ہوگا

پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دل سنائے گا
تو رو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہوگا

زبان سوکھی دکھا کر کوئی لبِ کوثر
جنابِ پاک کے قدموں پہ گر گیا ہوگا

کوئی قریب ترازو کوئی لب کوثر
کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہوگا

وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ
ہجومِ فکر و تردّد میں گھِر گیا ہوگا

ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے
پکار سن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا

کہیں گے اور نبی اِذہَبُوْ اِلٰی غَیْرِی
مرے حضور کے لب پر اَنَا لَہَا ہوگا

غلام ان کی عنایت سے چین میں ہوں گے
عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہوگا

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنت میں بسترا ہوگا

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم

گھِرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم

پھنسا ہے تباہی میں بیڑا ہمارا
سہارا لگا دو ذرا غوثِ اعظم

مری مشکلوں کو بھی آسان کیجے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوثِ اعظم

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یا غوثِ اعظم

کھلا دے جو مرجھائی کلیاں دلوں کی چلا کوئی ایسی ہوا غوثِ اعظم
مجھے اپنی الفت میں ایسا گما دے نہ پاؤں پھر اپنا پتہ غوثِ اعظم
سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے تمہارا قدم ہے وہ یا غوثِ اعظم
کہے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی سنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم

ذکر شہادت

باغ جنت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت
کس زباں سے ہو بیانِ عزوشانِ اہلبیت مدح گوئے مصطفیٰ ہے مدح خوانِ اہلبیت
ان کے گھر میں بے اجازت جبریل آتے نہیں قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت
رزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہِ حسن و عشق کربلا میں ہو رہا ہے امتحانِ اہلبیت
کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے دن دھاڑے لٹ رہا ہے کاروانِ اہلبیت
خشک ہو جا خاک ہو کر خاک میں مل جا فرات خاک تجھ پر دیکھ تو سوکھی زبانِ اہلبیت
فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلبیت
گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلبیت
سر شہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلبیت
اہلبیتِ پاک سے گستاخیاں بیباکیاں لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہلبیت
بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسن یوں کہا کرتے ہیں سنّی داستانِ اہلبیت

رنگِ چمن پسند

رنگِ چمن پسند نہ پھولوں کی بو پسند صحرائے طیبہ ہے دلِ بلبل کو تو پسند
اپنا عزیز وہ ہے جسے تو عزیز ہے۔ ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تو پسند

مایوس ہو کے سب سے میں آیا ہوں تیرے پاس
اے جان کر لے ٹوٹے ہوئے دل کو تو پسند

کیونکر نہ چاہیں تیری گلی میں ہوں مٹ کے خاک
دنیا میں آج کس کو نہیں آبرو پسند

'قل' کہہ کر اپنی بات بھی لب سے ترے سنی
اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند

طیبہ میں سر جھکاتے ہیں خاکِ نیاز پر
کونین کے بڑے سے بڑے آبرو پسند

ہے خواہشِ وصالِ درِ یار اے حسنؔ
آئے نہ کیوں اثر کو مری آرزو پسند

واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا

واہ کیا مرتبہ ہوا تیرا
تو خدا کا، خدا ہوا تیرا

تاج والے ہوں اس میں یا محتاج
سب نے پایا دیا ہوا تیرا

آج سنتے ہیں سننے والے کل
دیکھ لیں گے کہا ہوا تیرا

اسے تو جانے یا خدا جانے
پیش حق رتبہ کیا ہوا تیرا

تاج داروں کا تاج دار بنا
بن گیا جو گدا ہوا تیرا

ذات بھی تیری انتخاب ہوئی
نام بھی مصطفیٰ ہوا تیرا

کام بگڑے ہوئے بنا دینا
کام کس کا ہوا؟ ہوا تیرا

اے جناں میرے گل کے صدقے میں
تختہ تختہ بسا ہوا تیرا

اے فلک مہرِ حق کے باڑے سے
کاسہ کاسہ بھرا ہوا تیرا

اے چمن بھیک ہے تبسم کی
غنچہ غنچہ کھلا ہوا تیرا

ہوں زمیں والے یا فلک والے
سب کو صدقہ عطا ہوا تیرا

ہر گھڑی گھر سے بھیک کی تقسیم
رات دن در کھلا ہوا تیرا

مجھ سے کیا لے سکے عدو ایماں
اور وہ بھی دیا ہوا تیرا

تیرے سر کو ترا خدا جانے
تاجِ سر نقشِ پا ہوا تیرا
بگڑی باتوں کی فکر کر نہ حسنؔ
کام سب ہے بنا ہوا تیرا

دل درد سے بسمل کی طرح

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینہ پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو
کیوں اپنی گلی میں وہ روادارِ صدا ہو
جو بھیک لیے راہِ گدا دیکھ رہا ہو
گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدہ میں ادا ہو
فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا
جو کوئی مدینہ کے بیاباں میں گما ہو
دیکھا انہیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو
آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو
ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو
دے ڈالیے اپنے لب جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل دردِ حسنؔ کی بھی دوا ہو

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا

تم ذاتِ خدا سے نہ جُدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو
یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو یہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو
مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ الٰہی
جب خاک اڑے میری مدینہ کی ہوا ہو
منگتا تو ہیں منگتا کوئی شاہوں میں دکھادے
جس کو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو
ابرار نکوکار خدا کے ہیں خدا کے
اُن کا ہے وہ اُن کا ہے جو بد ہو جو بُرا ہو
اللہ یونہی عمر گزر جائے گدا کی
سر خم ہو درِ پاک پر اور ہاتھ اُٹھا ہو
شاباش حسنؔ اور چمکتی سی غزل پڑھ
دل کھول کر آئینہ ایماں کی جلا ہو

نہ ہو آرام جس بیمار کو

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لیجائے تھوڑی خاک انکے آستانے سے

تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالم
گزارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے

نہ کیوں ان کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو اپنی آنکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے

تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منھ دکھانے سے

زمیں تھوڑی سے دیدے بہرِ مدفن اپنے کوچہ میں
لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے

پلٹتا ہے جو زائر اُس سے کہتا ہے نصیب اُسکا
ارے غافل قضا بہتر ہے یاں سے پھر کیجانے سے

بلا لو اپنے در پر اب تو ہم خانہ بدوشوں کو
پھریں کب تک ذلیل و خوار در در بے ٹھکانے سے

نہ پہنچے ان کے قدموں تک نہ کچھ حسن عمل ہی ہے
حسن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گذرے زمانے سے

دم اضطراب مجھ کو

دمِ اضطراب مجھ کو جو خیالِ یار آئے
مرے دل میں چین آئے تو اسے قرار آئے

تری وحشتوں سے اے دل مجھے کیوں نہ عار آئے
تو انھیں سے دور بھاگے جنھیں تجھ پہ پیار آئے

مرے دل کو دردِ الفت وہ سکون دے الٰہی
مری بے قراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

مجھے نزع چین بخشے مجھے موت زندگی دے
وہ اگر مرے سرہانے دمِ احتضار آئے

نہ حبیب سے محب کا کہیں ایسا پیار دیکھا
وہ بنے خدا کا پیارا تمہیں جس پہ پیار آئے

مجھے کیا الم ہو غم کا مجھے کیا ہو غم الم کا
کہ علاج غم الم کا مرے غمگسار آئے

جو چمن بنائے بن کو جو جناں کرے چمن کو
مرے باغ میں الٰہی کبھی وہ بہار آئے

یہ کریم ہیں وہ سرور کہ لکھا ہوا ہے در پر
جسے لینے ہوں دو عالم وہ امیدوار آئے

ترے صدقے جائے شاہا یہ ترا ذلیل منگتا
ترے در پہ بھیک لینے جی شہر یار آئے

تری رحمتوں سے کم ہیں مرے جرم ان سے زائد
نہ مجھے حساب آئے نہ مجھے شمار آئے
ترے صدقے تیرا صدقہ ہے وہ شاندار صدقہ
وہ وقار لے کے جائے جو ذلیل وخوار آئے
ترے در کے ہیں بھکاری ملے خیر دم قدم کی
ترا نام سن کے داتا ہم امیدوار آئے
حسنؔ ان کا نام لے کر تو پکار دیکھ غم میں
کہ یہ وہ نہیں جو غافل پس انتظار آئے

نماز جیسی قیمتی عبادت اور اہم فرض کو لاؤڈ اسپیکر کی اقتداء میں پڑھ کر برباد نہ کریں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو
جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چارسو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبحٰنہٗ
عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اللہ اللہ اللہ اللہ

عرش وفرش وزمان وجہت اے خدا
جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذرّے ذرّے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا
قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اللہ اللہ اللہ اللہ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو
تو منزہ مکاں سے مبرّہ ز سو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو
تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو

اللہ اللہ اللہ اللہ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو
جن و انس و ملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو
بن میں وحشی لگاتے ہیں ضرباتِ ہُو

اللہ اللہ اللہ اللہ

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا ترا چہچہے ذکرِ حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

طائرانِ جناں میں تری گفتگو گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہو اور سب کہتے ہیں لَاشَرِیْکَ لَہٗ

اللہ اللہ اللہ اللہ

بھر دے اُلفت کی مے سے ہمارا سبُو دل میں آنکھوں میں تو اور لب پر ہو تو
کیف میں وجد کرتے پھریں کو بکو وِرد گایا کریں پے بہ پے سو بسو

اللہ اللہ اللہ اللہ

عفو فرما خطائیں مری اے عفو شوق و توفیق نیکی کا دے مجھکو تو
جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکرِ ہو عادتِ بد بدل اور کر نیک خو

اللہ اللہ اللہ اللہ

خوابِ نوریؔ میں آئیں جو نورِ خدا بُقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پُر ضیا نوریوں کی طرح شغل ہو ذکرِ ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

ترے دامن کرم میں

ترے دامنِ کرم میں جسے نیند آگئی ہے جو فنا نہ ہوگی ایسی اُسے زندگی ملی ہے
مجھے کیا پڑی کسی سے کروں عرض مدعا میں مری لَو تو بس اُنھیں کے درِ جود سے لگی ہے
وہ جہان بھر کے داتا مجھے پھیر دیں گے خالی مری توبہ اے خدا یہ مرے نفس کی بدی ہے

جو پئے سوال آئے مجھے دیکھ کر یہ بولے
اسے چین سے سلاؤ کہ یہ بندۂ نبی ہے

میں مروں تو میرے مولیٰ یہ ملائکہ سے کہہ دیں
کوئی اس کو مت جگانا ابھی آنکھ لگ گئی ہے

تری یاد تھپکی دے کر مجھے اب شہا سلادے
مجھے جاگتے ہوئے یوں بڑی دیر ہوگئی ہے

ترا دل شکستہ اختر اسی انتظار میں ہے
کہ ابھی نویدِ وصلت ترے در سے آرہی ہے

مفتی اعظم زندہ باد

جانِ مُریداں شمعِ ہدایت مفتی اعظم زندہ باد
آپ پہ قرباں اہلِ عقیدت مفتی اعظم زندہ باد

آپ سراپا رُشد و ھدیٰ ہیں پرتوِ حامد ظلِّ رضا ہیں
آپ کو زیبا تاجِ ولایت مفتی اعظم زندہ باد

اقوال و افعال میں نوری، نوری ہیں ہر حال میں نوری
نوری صورت نوری سیرت مفتی اعظم زندہ باد

مانگنے والا سب کچھ پائے، روتا آئے ہنستا جائے
یہ ہے انکی ادنیٰ کرامت مفتی اعظم زندہ باد

عالم و فاضل رہبر و واصل، پیر و ولی سُلطان اماثل
یعنی ابنِ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم زندہ باد

آیا ہے سُلطاں آپ کے در پر، اپنا خالی دامن لیکر
آپ کا ہے محتاجِ عنایت مفتی اعظم زندہ باد

سچی بات سکھاتے یہ ہیں

سچی بات سکھاتے یہ ہیں
سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں
ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں

ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں
چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں

جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں
روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں

قصر دنیٰ تک کس کی رسائی
جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

اُس کی بخشش اِنکا صدقہ
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

اِن کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَر — ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم — رزق اُسکا ہے کھلاتے یہ ہیں
ماتم گھر میں ایک نظر میں — شادی شادی رچاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں — کون بنائے بناتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروروں دشمن — کون بچائے بچاتے یہ ہیں
نزع روح میں آسانی دیں — کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں
مرقد میں بندوں کو تھپک کر — میٹھی نیند سُلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے — لُطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے — آ آ کہہ کے بُلاتے یہ ہیں
اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کا — پلّہ بھاری بناتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا — پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سَلِّمْ سَلِّمْ کی ڈھارس سے — پل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں
کہہ دو رضاؔ سے خوش ہو خوش رہ — مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

چہرۂ زیبا ترا احمد رضا

چہرۂ زیبا ترا احمد رضا — آئینہ ہے حق نما احمد رضا
غوثِ اعظم مظہرِ شاہِ رُسل — اُن کا تو مظہر ہُوا احمد رضا
علم تیرا بحرِ نا پیدا کنار — ظلّ علمِ مرتضٰی احمد رضا
تیرے مرشد حضرتِ آلِ رسول — ان کو تجھ پہ ناز تھا احمد رضا
اپنے برکاتی گھرانے کا چراغ — تجھ کو نوری نے کہا احمد رضا

سُنیوں پر یہ ترا احسان ہے — اپنے دامن میں لیا احمد رضا
سُنیت کی آبرو دم سے ترے — اب بھی قائم ہے شہا احمد رضا
نعرۂ شیرانہ جب گونجا ترا — قلبِ نجدی پھٹ گیا احمد رضا
مفتی اعظم ہوئے واصل بحق — ان سے راضی ہو خدا، احمد رضا
تیری الفت میرے مرشد نے مجھے — دی ہے گھٹی میں پلا احمد رضا
یاد کرتا ہے تجھے تیرا حسن — اس کے حق میں کر دعا احمد رضا

اور پھولے پھلے یہ رضا کا چمن

سیدی مرشدی جانِ اہلِ سُخن — پُر بہار ان سے ہے گلشنِ علم و فن
دور ان سے رہیں سارے رنج و محن — ہے میری التجا تجھ سے اَے ذُوالمنن
اور پھُولے پھلے یہ رضا کا چمن
اور پھُولے پھلے یہ رضا کا چمن

جن کے دیدار سے یاد آئے خدا — جن کی آنکھوں میں ہے جلوۂ مصطفیٰ
ظلِ غوث الوریٰ عکسِ احمد رضا — حامیِ بیکساں مُرشدِ باوفا
اُن کے چہرے سے پھوٹے ہے نوری کرن
اور پھُولے پھلے یہ رضا کا چمن

مُسکرا دیں تو کلیاں دِلوں کی کھلیں — آرزوؤں کے بجھتے دیے جل اٹھیں
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — بے سہاروں کی آسان ہوں مشکلیں
پھول جھڑتے ہیں ہونٹوں سے وقتِ سخن
اور پھُولے پھلے یہ رضا کا چمن

دشتِ غربت زدہ لالہ زاران سے ہے — بے کسوں کی خزاں میں بہاران سے ہے
بے قراروں کے دل کا قراران سے ہے — اہلِ سنت کا سُلطاں وقاران سے ہے

ان پہ صدقے ہمارے دل و جان وتن
اور پھُولے پھلے یہ رضا کا چمن

دولتیں مانگنے والے پاتے رہیں — آئیں روتے ہوئے ہنس کے جاتے رہیں
بزم نعتِ نبی یہ سجاتے رہیں — اور ہم منقبت ان کی گاتے رہیں

میرے آقا رہیں یونہی جلوہ فگن
اور پھُولے پھلے یہ رضا کا چمن

داغ فرقت طیبہ

داغِ فرقتِ طیبہ قلبِ مضمحل جاتا — کاش گنبدِ خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا
میرا دم نکل جاتا ان کے آستانے پہ — ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا
موت لیکے آجاتی زندگی مدینے میں — موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا
خلد زارِ طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا — پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا
دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی — اُسکی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا
فرقتِ مدینہ نے وہ دیے مجھے صدمے — کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا
چشمِ تر وہاں بہتی دل کا مدعا کہتی — آہ با ادب رہتی منھ میرا سل جاتا
در پہ دل جھکا ہوتا اِذن پا کے پھر بڑھتا — ہر گناہ یاد آتا دل خجل خجل جاتا
میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا — داغ فرقتِ طیبہ پھول بن کے کھل جاتا
ان کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری — سائلِ درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

نہ چھیڑو ذکر جنت اب

نہ چھیڑو ذکرِ جنت اب مدینہ یاد آیا ہے
نبی کا سبز گنبد دل کی آنکھوں میں سمایا ہے

ملا کرتی ہیں منھ مانگی مرادیں ان کے روضہ پر
غلاموں نے ترے در سے جو مانگا ہے وہ پایا ہے

نظر آتا ہے اونچا آسمانوں سے ترا گنبد
بلند عرشِ معظم سے تری تُربت کا پایا ہے

خدا کی سلطنت کے تم ہو دولہا یا رسول اللہ
تمہارے واسطے رب نے یہ سب عالم سجایا ہے

شبِ اسریٰ مبارکباد تھی یہ حور و غلماں میں
محمد کو خدائے پاک نے دولہا بنایا ہے

نمازوں میں اذاں میں کلمہ میں اور عرش پر ہر جا
خدا نے نام تیرا نام سے اپنے ملایا ہے

زمیں کو چیرتے دوڑے ہوئے آئے ہیں خدمت میں
درختوں نے اشارہ آپکا جس وقت پایا ہے

اجابت نے لیا بوسہ تمہارے پیارے ہونٹوں کا
دعا کے واسطے جس وقت تم نے لب ہلایا ہے

ثنائے مصطفیٰ وہ بھی روایاتِ صحیحہ سے
جمیلِ قادری کیا خوب تیرے پاس مایہ ہے

سحابِ رحمت باری ہے

سحابِ رحمت باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ

ہمیں تو جاں سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ

ہزار عید ہوں ایک ایک لحظہ پر قرباں
خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ

فلک پہ عرشِ بریں کا گمان ہوتا ہے
زمینِ خلد کی کیاری ہے بارہویں تاریخ

تمام ہوگئی میلادِ انبیاء کی خوشی
ہمیشہ اب تری باری ہے بارہویں تاریخ

ولادت شہِ دیں ہر خوشی کی باعث ہے
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ

ہمیشہ تو نے غلاموں کے دِل کیے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ

حسنؔ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
مرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

رُخ دن ہے یا مہر سما

رُخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زُلف یا مشکِ ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبد الٰہ اور عالمِ اِمکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِّ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل اُن کو کہا قُمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبلِ رنگیں رضاؔ یا طوطیِ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کس کے جلوے کی جھلک

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اُجالا کیا ہے
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

مانگ من مانتی منہ مانگی مُرادیں لے گا
نہ یہاں "نا" ہے نہ منگتا سے یہ کہنا "کیا ہے"

پند کڑوی لگے ناصح سے ترش ہوا ے نفس
زہرِ عصیاں میں ستمگر تجھے میٹھا کیا ہے

ہم ہیں اُنکے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اِس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

اُن کی اُمت میں بنایا اُنھیں رحمت بھیجا
یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

زاہد اُن کا میں گنہ گار وہ میرے شافع
اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

بے بسی ہو جو مجھے پُرسشِ اعمال کے وقت
دوستو! کیا کہوں اُس وقت تمنا کیا ہے

کاش فریاد مری سُن کے یہ فرمائیں حضور
ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے

کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے
کس مصیبت میں گرفتار ہے صدمہ کیا ہے

کس سے کہتا ہے کہ لِلّٰہ خبر لیجے مری
کیوں ہے بیتاب یہ بے چینی کا رونا کیا ہے

اس کی بے چینی سے ہے خاطرِ اقدس پہ ملال
بے کسی کیسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے

یوں ملائک کریں معروض کہ اِک مجرم ہے
اس سے پُرسش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے

سامنا قہر کا ہے دفترِ اعمال ہیں پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رُسُل
بندہ بے کس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

اب کوئی دم میں گرفتارِ بلا ہوتا ہوں
آپ آجائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے

سن کے یہ عرض مری بحرِ کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے

کس کو تم موردِ آفات کیا چاہتے ہو!
ہم بھی تو آکے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے

اُن کی آواز پہ کر اُٹھوں میں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

لو وہ آیا مرا حامی مرا غم خوارِ اُمم !
آگئی جاں تنِ بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپالیں سرور
اور فرمائیں ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے

بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا
کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمھارا کیا ہے

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم
حکمِ والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

یہ سماں دیکھ کے محشر میں اُٹھے شور کہ واہ
چشمِ بد دور ہو کیا شان ہے رُتبہ کیا ہے

صدقے اس رحم کے اس سایۂ دامن پہ نثار
اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے

اے رضا جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

جان و دل سے تم پہ میری

جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوث پاک
ہے سلامت تم سے میرا دین وایماں غوث پاک

میں ترا ادنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے
ہے قسم حق کی یہ میرا دین وایماں غوث پاک

آپ کی چشم کرم کا اک اشارہ ہو اگر
دو جہاں کی مشکلیں ہو جائیں آساں غوث پاک

آپ کا نام مقدس میرے دل پر نقش ہے
میری بخشش کیلئے کافی ہے ساماں غوث پاک

لٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے لے خبر
المدد محبوب سبحاں شاہ جیلاں غوث پاک

ظالموں نے ظلم سے بندوں کو کرڈالا ہلاک
المدد بغداد والے شاہ جیلاں غوث پاک

لاج والے سنیوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے
قادری منزل کے دولہا شاہ جیلاں غوث پاک

ہو رضا پر لطف تیرا، ہم پر ان کا لطف ہو
ان کا داماں ہم پہ، ان پر تیرا داماں غوث پاک

کیجیے امداد عزت دوجہاں کی دیجیے
ہے جمیلؔ قادری ادنیٰ ثنا خواں غوث پاک

آنکھوں کا تارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھوں کا تارا نامِ محمد
دل کا اُجالا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن
سب سے ہے پیارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کرلو وظیفہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلِ علیٰ کا سہرا سجا کر
دولہا بنایا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ
سب کا ہے آقا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سارے چمن میں لاکھوں گلوں میں
گُل ہے ہزارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پائیں مُرادیں دونوں جہاں میں
جس نے پکارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر
دل پر ہے کندہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رکھو لحد میں جس دم عزیزو مجھ کو سنانا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھتی درودیں دوڑیں گی حوریں لاشہ جو لے گا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
روزِ قیامت میزان و پُل پر دے گا سہارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بیڑا تباہی میں آگیا ہے دیدے سہارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زخمی جگر پر مجروح دل پر مرہم لگا جا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے رضا کے قربان جاؤں جس نے سکھایا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آنکھوں میں آکر دل میں سما کر رنگت رچا جا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے جمیلِ رضوی کے دِل میں آجا سما جا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مقبول دعا کرنا

مقبول دعا کرنا منظور ثنا کرنا — مِدحت کا صلہ دینا مقبول ثنا کرنا
دل ذکر شریف ان کا ہر صبح و مسا کرنا — دن رات جپا کرنا ہر آن رٹا کرنا
سینہ پہ قدم رکھنا دِل شاد مرا کرنا — دردِ دِل مضطر کی سرکار دوا کرنا
سنسار بھکاری ہے جگ داتا دیا کرنا — ہے کام تمھارا ہی سرکار عطا کرنا
کب آپ کے کوچہ میں منگتا کو صدا کرنا — خود بھیک لیے تم کو منگتا کو ندا کرنا
دن رات ہے طیبہ میں دولت کا لٹا کرنا — منگتا کی دوا کرنا منگتا کا بھلا کرنا
دن رات خطاؤں پر ہم کو ہے خطا کرنا — اور تم کو عطاؤں پر ہر دم ہے عطا کرنا
ہم اپنی خطاؤں پر نادم بھی نہیں ہوتے — اور اُن کو عطاؤں پر ہر بار عطا کرنا
واللہ وہ سن لیں گے اور دل کی دوا دیں گے — بیکار نہ جائے گا فریاد و بکا کرنا

اعدا کو خدا والا جب تم نے بنا ڈالا
دشوار ہے تم پر کیا مجھ بد کا بھلا کرنا

طیبہ میں بلا لینا اور اپنا بنا لینا
قیدی غم فرقت کے سرکار رہا کرنا

ہم عرض کیے جائیں سرکار سنیں جائیں
کیا دور کرم سے ہے دن ایسا شہا کرنا

پردہ میں جو رہتے ہو پردہ ہے چلے آؤ
آنکھوں میں بسا کرنا تم دل میں رہا کرنا

ہوں تشنہ مگر ساقی دیدار کے شربت کا
اک جام مجھے پیارے لِلّٰہ عطا کرنا

ہے پیاس سے حال ابتر نکلی ہے زباں باہر
اک جام مجھے سرور کوثر کا عطا کرنا

دنیا بنے یا بگڑے دنیا رہے یا جائے
تو دین بنا پیارے دنیا کا ہے کیا کرنا

کھایا پیا اور پہنا اچھوں سے رہا اچھا
کچھ دین کا بھی کرلے دنیا کا ہے کیا کرنا

برباد نہ ہو مٹی اس خاک کے پتلے کی
اللہ مجھے اُنکی خاکِ کفِ پا کرنا

کیوں نقشِ کفِ پا کو دل سے نہ لگائے وہ
ہے آئینۂ دل کی نوری کو جِلا کرنا

رُسل انہیں کا تو مژدہ

رُسل انہیں کا تو مُژدہ سنانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

فلک کے حور و ملک گیت گانے آئے ہیں
کہ دو جہاں میں یہ ڈنکے بجانے آئے ہیں

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں
یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

یہ قید و بندِ الم سے چھڑانے آئے ہیں
لو مُژدہ ہو کہ رہائی دلانے آئے ہیں

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں
مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں

یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں

اِنہیں خدا نے کیا اپنے مُلک کا مالک
اِنہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں
سنو گے لا نہ زبانِ کریم سے نوریؔ
یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں

ہم اپنی حسرت دل کو

ہم اپنی حسرتِ دِل کو مٹانے آئے ہیں
ہم اپنی دِل کی لگی کو بجھانے آئے ہیں
کریم ہیں وہ نگاہ کرم سے دیکھیں گے
ہے داغ داغِ دل اپنا دکھانے آئے ہیں
حضور بہرِ خدا داستانِ غم سُن لیں
غمِ فراق کا قصہ سنانے آئے ہیں
نگاہِ لطف و کرم ہوگی اور پھر ہوگی
کہ زخم دل پہ یہ مرہم لگانے آئے ہیں
فقیر آپ کے در کے ہیں ہم کہاں جائیں
تمھارے کوچہ میں دھونی رمانے آئے ہیں
نصیب جاگ اٹھا اُس کا چین سے سویا
وہ جس کو قبر میں سرور سلانے آئے ہیں
عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی ہیں
گناہ گاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
سبھی رُسُل نے کہا اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی
اَنَا لَهَا کا یہ مژدہ سنانے آئے ہیں
نصیب تیرا چمک اٹھا دیکھ تو نوریؔ
عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں

قصیدہ بردہ شریف

حضرت امام محمد بن سعید بُوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ اس قصیدہ کو خلوص دل سے پڑھیں تو عشق رسول پیدا ہوتا ہے، دینی و دنیاوی حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور روحانی و جسمانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ اسکے مکمل اشعار ترجمہ کے ساتھ مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ با وضو قبلہ کی طرف منہ کرکے پڑھے اور الفاظ صحیح ادا کرنے کی پوری کوشش کرے۔ اوّل و آخر یہ درود پڑھے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمٍ — مَزَجْتَ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ — أَوْ أَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا — وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ — مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ — وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ — بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

نَعَمْ سَرَى طَيْفُ مَنْ أَهْوَى فَأَرَّقَنِي — وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

عَدَتْكَ حَالِيَ لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ — عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ — وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ — لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ مُلْتَمِسٌ — غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ — وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ — مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ — إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضَمِ

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ — إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ — وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ ... سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا ... وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ ... لَدَیْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمِ

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ ... عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ ... اَهْلِ التُّقٰی وَالنَّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ ... وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبَا ... وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ

دل میں ہو یاد تری

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو ... پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

آستانہ پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو ... اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

اُس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت ... خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو ... وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے ... کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے ... ایسے یکتا کے لیے ایسی ہی یکتائی ہو

جب اُٹھے دستِ اجل سے مری ہستی کا حجاب ... کاش اس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے ... ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں ... اُس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

دو عالم میں روشن ہے

دو عالم میں روشن ہے اِکّا تمہارا
ہوا لامکاں تک اجالا تمہارا
نہ کیوں گائے بلبل ترانہ تمہارا
کہ پاتی ہے ہر گل میں جلوہ تمہارا
چھڑائے گا غم سے اشارہ تمہارا
اتارے گا پُل سے سہارا تمہارا
تمہیں ہو جوابِ سوالاتِ محشر
تمہیں کو پکارے گا بندہ تمہارا
عمل پوچھے جاتے ہیں سرکار آؤ
کہیں ڈر نہ جائے نکما تمہارا
اذانوں میں خطبوں میں شادی میں غم میں
غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا
جسے حق کے دیدار کی آرزو ہو
وہ دیکھے مری جان چہرہ تمہارا
صحابہ سے تقدیر والوں کے قرباں
ہے پایا جنہوں نے زمانہ تمہارا
غریبو سوائے درِ مصطفیٰ کے
کہیں بھی نہ ہوگا گزارا تمہارا
خدایا نکیرین مجھ سے یہ پوچھیں
کہ پہنچا دیں طیبہ کو لاشہ تمہارا
تڑپ کر بصد شوق ان سے کہوں میں
میں بے حد ہی ممنون ہوں گا تمہارا
نہ حوروں کا طالب نہ کچھ فکرِ جنت
دکھا دے خدا مجھ کو صحرا تمہارا
جمیلؔ اب تو خوش ہو ندا آرہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمہارا

پھر کے گلی گلی تباہ

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
رخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں اُن کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں
یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں
جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

اُن کے جلال کا اثر دِل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغِ جگر مٹائے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضا نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

ترے در پہ ساجد ہیں

ترے در پہ ساجد ہیں شاہانِ عالم
تو سلطانِ عالم ہے اے جانِ عالم

یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں
فدا جانِ عالم ہو اے جانِ عالم

میں سرکارِ عالی کے قربان جاؤں
بھکاری ہیں اِس در کے شاہانِ عالم

مرے دبدبہ والے میں تیرے صدقے
ترے در کے کتے ہیں شاہانِ عالم

مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے
مری جان تو ہی ہے ایمانِ عالم

نہ دیکھا کوئی پھول تجھ سا نہ دیکھا
بہت چھان ڈالے گلستانِ عالم

ترے کوچہ کی خاک ٹھہری ازل سے
مری جاں علاجِ مریضانِ عالم

سَمِیعاً خدارا حسن کی بھی سُن لے
بَلا میں ہے یہ لوٹ دامانِ عالم

مرادیں مل رہی ہیں

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد اُن کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضے کی جالی ہے

تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

بشر ہو یا ملک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربارِ عالی ہے

وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہے
دیا کرنا کہ اس منگتا نے بھی گدڑی بچھالی ہے

وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا
کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے

فقیرو بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکار عالی ہے

نکالا کب کسی کو بزمِ فیضِ عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

خدا شاہد کہ روزِ حشر کا کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے

ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر
بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنالی ہے

تمہارے در تمہارے آستاں سے میں کہاں جاؤں
نہ مجھ سا کوئی بیکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

حسنؔ کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دنیا کی موقوفی بحالی ہے

ادائے مصطفیٰ تم ہو

ادائے مصطفیٰ تم ہو، رضائے مصطفیٰ تم ہو
ہر اک اطوار سے اے مقتدا احمد رضا تم ہو

شبیہِ حضرتِ غوث الوریٰ ابنِ رضا تم ہو
جہانِ علم کے مفتی اعظم مصطفیٰ تم ہو

ولی ابنِ ولی زندہ ولی ہو پارسا تم ہو
سراپا زہد ہو اور پیکرِ صدق و صفا تم ہو

پلا دو جام نوری اپنی نورانی نگاہوں سے
کہ نوری میکدہ ہے اور میرے ساقیا تم ہو

کسی کو کیوں سناؤں داستاں اپنے مصائب کی
مرے دکھ کی دوا تم ہو مرے مشکل کشا تم ہو

مجھے توفیقِ صبر و استقامت بخش دو آقا
مجسم استقامت پیکرِ صبر و رضا تم ہو

اُسی میٹھی نظر سے دیکھ لو پھر اپنے منگتا کو
کہ اُس کی آرزو حسرت تمنا مدعا تم ہو

تمہاری ذات میں جلوے رضا حامد رضا کے ہیں
مرے حامد رضا تم ہو مرے احمد رضا تم ہو

وہ میرے سامنے ہیں پوچھتے ہیں آرزو کیا ہے
مرے مولیٰ زباں دیجیے تو کہہ دوں مدعا تم ہو

سخی تم ہو میں سائل ہوں ولی تم ہو میں عاصی ہوں
مریضِ دردِ عصیاں ہوں دوا تم ہو شفا تم ہو

رضا و حامد و نوری کا گلشن ہے بہاروں پر
شگفتہ اس چمن میں خیر سے ریحاں رضا تم ہو

میرے اللہ کے نگار سلام

میرے اللہ کے نگار سلام
دست قدرت کے شاہکار سلام

دونوں عالم کے تاجدار سلام
جانِ ہر جان و جاندار سلام

نکہتِ ہر چمن ہزار سلام
جانِ ہر بلبلِ ہزار سلام

خاکِ طیبہ بنے مری ہستی
عرض کرتا ہے خاکسار سلام

پھر مدینے میں کب بلاؤ گے
تم سے کہتا ہے انتظار سلام

مجھ کو ظالم پہ اختیار نہیں
تم تو رکھتے ہو اختیار سلام

خلد کہتی ہے یوں مدینے سے
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

موتیوں کو سجا کے پلکوں پر
کہتی ہے چشمِ اشکبار سلام

اپنی اُلفت کا ایسا جام پلا
جس کا بڑھتا رہے خمار سلام

دردِ اُلفت میں دے مزا ایسا
دِل نہ پائے کبھی قرار سلام

تیری خاطر ذلیل ہونا ہے
میری عزت مرے وقار سلام

اپنے اخترؔ کا لو سلام شہا
تم پہ اے جان اے قرار سلام

اے شہنشاہ مدینہ اصلوٰۃ والسلام

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلّٰے الصلوٰۃ والسلام

ربِّ ہَب لی اُمّتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ ہر فرشتے نے پڑھا اُن پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ والسلام

مومنو پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

بت شکن آیا یہ کہہ کر سرنگوں بت ہو گئے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر باادب عشق رسول اللہ میں کہہ رہا تھا ہر ستارا الصلوٰۃ والسلام
غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں گل کھلا باغ احد کا الصلوٰۃ والسلام
میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام تم پر لاکھوں سلام
سب سے اعلیٰ عزت والے غلبہ و قہر و طاقت والے
حرمت والے کرامت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

آپ کا چاہا رب کا چاہا رب کا چاہا آپ کا چاہا
رب سے ایسی چاہت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

رب کے پیارے راج دلارے ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے
اے دامانِ رحمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ڈگمگ ڈگمگ نیا ہالے جیرا کانپے توئی سنبھالے
آہ دوہائی رحمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بگڑی ناؤ کون سنبھالے ہائے بھنور سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

راجا پرجا آپ کے دوارے سب ہیں بیٹھے جھولی پسارے
داتا پیارے دولت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

عرشِ علا پر رب نے بلایا اپنا جلوۂ خاص دکھایا
خلوت والے جلوت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اس کا جلوہ
اچھی اچھی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ نوریؔ کو تم نوری بناؤ
اے چمکیلی رنگت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

کعبے کے بدرالدُجیٰ

کعبے کے بدرُالدجیٰ تم پہ کروروں درود طیبہ کے شمسُ الضحیٰ تم پہ کروروں درود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

اِک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

آنکھ عطا کیجیے اس میں ضیا دیجیے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں درود

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِ اِرم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولھا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اُس جبینِ سَعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی — ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا — اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں — اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے — اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کردیا — موجِ بحرِ ساحت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں — اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
کُل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا — اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا — اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ — جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
نورِ جاں عِطر مجموعہ آلِ رسول — میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امّت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور — بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ — مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

جانشینِ رضا شاہ اختر رضا — فخرِ اہلِ سُنن شاہ اختر رضا
اُن کا سایہ سروں پر رہے دائما — ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کُشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حُسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منھ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھُلنے لگیں
عیب پوشِ خلق، ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزُدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

کرلو مقبول یا رسول اللہ

کر لو مقبول یا رسول اللہ
یہ مری التجا رسول اللہ

بانیِ مجلسِ مبارک کو
دیجے بہتر صلہ رسول اللہ

جتنے سنّی شریکِ مجلس ہیں — سب پہ کر دو عطا رسول اللہ
ہر مصیبت میں کیجیے امداد — جب پکاریں کہ یا رسول اللہ
خلد میں اپنے ساتھ لے لینا — اپنے بندوں کو یا رسول اللہ
پیر و مرشد مرے جناب رضاؔ — ان پہ سایہ ترا رسول اللہ
ان کی اولاد سب پھلے پھولے — حشر تک دائما رسول اللہ
ان کے اعدا پہ رکھ انہیں غالب — اور عزت بڑھا رسول اللہ
نیچری کاندھوی وہابی سے — سنیوں کو بچا رسول اللہ
سب مریضانِ اہلِ سنت کو — دے دو کامل شفا رسول اللہ
اپنے بندے جمیلؔ رضوی کو — خاص بندہ بنا رسول اللہ

شجرۂ علیہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الی یوم الدین

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰی کے واسطے — یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے — کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے
سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے — علم حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے
صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر — بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے
بہرِ معروف وسری معروف دے بے خود سری — جند حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے
بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا — ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے
بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد — بوالحسن اور بو سعیدِ سعدزا کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا — قدرِ عبدالقادرِ قدرت نما کے واسطے
اَحسنَ اللّٰہُ لَہُم رزقاً سے دے رزقِ حسن — بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصرابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دیں محیِ جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنےٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دِل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقیِ عشقِ انتما کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لیے
کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدرالعلیٰ کے واسطے

شجرۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ

دوجہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

نورِ جاں و نورِ ایماں نورِ قبر و حشر دے
بوالحسینِ احمدِ نوری ضیا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل ہمیں
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے
رحم فرما آلِ رحمٰں مصطفیٰ کے واسطے

ہم کو عبدِ مصطفیٰ کر بہرِ شیخ مصطفیٰ
مفتی اعظم جنابِ مصطفیٰ کے واسطے

یا الٰہی غوثِ اعظم کے غلاموں میں قبول
ہم شبیہِ غوثِ اعظم مصطفیٰ کے واسطے

میرے مولیٰ دین حق پر استقامت کر عطا
مفتی اعظم جنابِ مصطفیٰ کے واسطے

اے خدا اختر رضا کو گلشن اسلام میں
رکھ شگفتہ ہر گھڑی اپنی رضا کے واسطے

اے خدا آلِ رضا کو چرخ پر اسلام کے
رکھ درخشاں ہر گھڑی اپنی رضا کے واسطے

صدقہ ان اَعیاں کا دے چھ عین عز و علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے

شجرۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ قاسمیہ

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر — ستھرے پیارے نورِ حق شمس الضحیٰ کے واسطے
دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ رکھ — حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے
نورِ ایماں، نورِ قلب و نورِ قبر و حشر دے — بوالحسینِ احمدِ نوری ضیا کے واسطے
میری قسمت کی برائی نیکی سے کردے بدل — حضرتِ بوالقاسمِ خیر و ہُدیٰ کے واسطے
حُبِ اولادِ رسولِ پاک دے دل میں رچا — شاہ اولادِ رسولِ رہنما کے واسطے
یا الٰہی بہرِ حضرت مصطفیٰ حیدر حسن — حسن وصَفوت کرعطا ان کے گدا کے واسطے
یا الٰہی امن و ایماں دے امانت دار رکھ — مُرشدی سَید امینِ بے ریا کے واسطے
صَدقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عین عز و علم و عمل — عفو و عرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے

رُباعیات

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ — ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں — ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ — عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حضور — ایمان پہ اُس وقت اُٹھانا مولیٰ

وادی رضا کی کوہِ ہمالہ رضا کا ہے — جس سمت دیکھیئے وہ علاقہ رضا کا ہے
اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علمِ دین پر — جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

اس کتاب میں مشہور نعتوں کے صرف چنندہ اشعار لیے گئے ہیں۔ اگر آپ آئندہ ایڈیشن میں کوئی شعر بڑھوانا چاہتے ہیں تو اسے ٹائپ کر کے 9922070787 پر واٹس ایپ کریں۔

ایمان وعقیدے کو مضبوط بنانے والی کتابیں آدھی قیمت میں!

تمہید ایمان (امام احمد رضا علیہ الرحمہ)
تقلید شخصی ضروری ہے (مولانا تطہیر احمد رضوی بریلوی)
دعوت غور وفکر (علامہ محمد منشا تابش قصوری)
دعوت انصاف (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)
تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)
تبلیغی جماعت حقائق ومعلومات کے اجالے میں (علامہ ارشد القادری)
نور ہدایت (مولانا غلام رسول نوری)
زلزلہ (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)
فیصلہ حق وباطل (مفتی اجمل شاہ سنبھلی)
محققانہ فیصلہ (مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ)
مسئلہ ختم النبوت اور تحذیر الناس (علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ)
دیوبند سے بریلی (علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی)
دیوبند کی خانہ تلاشی (علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ)
جاء الحق (مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ)

الامن والعلیٰ (امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ)

بزرگوں کے عقیدے (مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ)

تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ)

حسام الحرمین (امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ)

بد مذہبوں سے میل جول (مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی)

اسکے علاوہ اور بھی بے شمار کتابیں آپ ہندوستان میں کہیں بھی گھر بیٹھے آدھی قیمت میں حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کیلئے صرف ایک مرتبہ فون کریں۔ اگر فون پر رابطہ نہ ہو تو ویب سائٹ وزٹ کریں۔

(+91) 9552831831 www.mySunni.com

ایک شاندار کتاب انتہائی کم ہدیے میں!

دیوبندی تبلیغی جماعت کی حقیقت بتانے والی زبردست کتاب "پڑھو اور فیصلہ کرو" جس میں حوالوں کے ساتھ دیوبندیوں کی گستاخیوں کو ثابت کیا گیا ہے اور مولوی اشرف علی تھانوی کی گندی تعلیمات کے نمونے دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے ذریعے بے شمار لوگوں کو ہدایت ملی ہے۔ اگر چاہیے تو واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔ 9922070787 (+91)

حضور تاج الشریعہ کی اجازت سے رضا آڈیو چینل کا قیام

آج کے پُرفتن دور میں لوگوں کے ایمان کی حفاظت اور پیغامِ اعلیٰ حضرت گھر گھر پہنچانے کیلئے حضور تاج الشریعہ کی اجازت سے جماعت رضائے مصطفےٰ کے زیرِ اہتمام رضا آڈیو چینل شروع کیا گیا ہے جو بڑی کامیابی کے ساتھ کئی شہروں میں سُنا جا رہا ہے۔

اس میں صرف آواز ہوتی ہے، اس کیلئے ایک کمپیوٹر رکھا جاتا ہے جو انٹرنیٹ سے پروگرام لے کر روزانہ نشر کرتا رہتا ہے۔ یہ پروگرام تار یعنی کیبل کے ذریعے شہر کے ہر گھر میں اسپیکر بوکس سے سنا جاتا ہے۔ اس میں روزانہ ۵ وقت کی اذان، نعت و منقبت صلوٰۃ و سلام شجرہ شرعی مسائل کے سوال و جواب، تلاوت قرآن مع ترجمہ کنزالایمان وضو غسل اور نماز کا طریقہ روزہ اور زکوٰۃ کے مسائل، حضور تاج الشریعہ، حضور محدث کبیر اور دیگر اکابر علماء کے شاندار بیانات اور اُسی شہر کے مطابق ہر نماز کا وقت ختم ہونے سے کچھ دیر پہلے وارننگ تا کہ جس نے ابھی تک نماز نہ پڑھی ہو، فوراً پڑھ لے۔

روزانہ اسلامی مہینے اور تاریخ کا اعلان، کسی بزرگ کے عرس یا ولادت کا دن ہو تو اُسکا اعلان بھی ہوتا ہے۔ جن شہروں میں یہ شروع ہوا ہے وہاں سنیت مضبوط ہوئی ہے۔ تفصیل کیلئے ویب سائٹ دیکھئے۔